﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد۹ | جمعۃ المبارک ۱۹؍جولائی ۲۰۰۲ء | ۱۹؍جمادی الاوّل ۱۴۲۳ہجری قمری ۱۹؍وفا ۱۳۸۱ہجری شمسی | شمارہ۲۹

نیکی اور تقویٰ کی دعا

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سفر شروع کرنے سے پہلے جو دعا کرتے تھے اس کے ابتدائی الفاظ یہ ہیں: ”اے اللہ ہم اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ اور ایسے عمل کی توفیق مانگتے ہیں جس سے تو راضی ہو جائے“۔

(صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یقول اذارکب)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ وہ اس سلسلہ کو بڑھائے۔ پس کون ہے جو اُسے روک لے؟

یہ سلسلہ اسی غرض کے لئے قائم ہوا ہے تا اللہ تعالیٰ پر ایمان بڑھے۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نشانوں پر غور نہیں کرتے ان کا قدم پھسلنے والی جگہ پر ہوتا ہے۔

”اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ وہ اس سلسلہ کو بڑھائے۔ پس کون ہے جو اُسے روک لے؟ کیا تم نہیں جانتے کہ بادشاہ سب کچھ کر سکتے ہیں۔ پھر وہ جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے کب تھک سکتا ہے۔ آج سے ۲۵ برس بلکہ اس سے بھی بہت پہلے خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ایسے وقت میں کہ ایک شخص بھی میرے پاس نہ تھا اور کبھی سال بھر میں بھی کوئی خط نہ آتا تھا۔ اس گمنامی کی حالت میں مَیں نے جو دعوے کئے ہیں وہ براہین احمدیہ میں چھپے ہوئے موجود ہیں۔ اور یہ کتاب مخالفوں موافقوں کے پاس موجود ہے بلکہ ہندوؤں عیسائیوں تک کے پاس بھی ہے۔ مکہ، مدینہ اور قسطنطنیہ تک بھی پہنچی۔ اسے کھول کر دیکھو کہ اس وقت خدا تعالیٰ نے فرمایا: ”یَاۡتُوۡنَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ وَیَاۡتِیۡکَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ“۔ یعنی تیرے پاس دُور دراز جگہوں سے لوگ آئیں گے اور جن راستوں سے آئیں گے وہ راہ عمیق ہو جائیں گے۔ پھر فرمایا کہ یہ لوگ جو کثرت سے آئیں گے تو اُن سے تھکنا نہیں اور اُن سے کسی قسم کی بداخلاقی نہ کرنا۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب لوگوں کی کثرت ہوتی ہے تو انسان ان کی ملاقات سے گھبرا جاتا ہے اور کبھی بے توجہی کرتا ہے جو ایک قسم کی بداخلاقی ہے۔ پس اس سے منع کیا اور کہا کہ ان سے تھکنا نہیں اور مہمان نوازی کے لوازم بجالانا۔ ایسی حالت میں خبر دی گئی تھی کہ کوئی بھی نہ آتا تھا اور اب تم سب دیکھ لو کہ کس قدر موجود ہو۔ یہ کتنا بڑا نشان ہے؟ اس سے اللہ تعالیٰ کا عالم الغیب ہونا ثابت ہوتا ہے۔ ایسی خبر بغیر عالم الغیب خدا کے کون دے سکتا ہے۔ نہ کوئی منجم نہ کوئی فراست والا کہہ سکتا ہے۔

ان حالات پر جب ایک سعید مومن غور کرتا ہے تو اسے لذت آتی ہے۔ وہ یقین کرتا ہے کہ ایک خدا ہے جو اعجازی خبریں دیتا ہے۔ غرض اس خبر میں اس نے کثرت کے ساتھ مہمانوں کی آمد و رفت کی خبر دی۔ پھر چونکہ ان کے کھانے پینے کے لئے کافی سامان چاہئے تھا اور ان کے فروکش ہونے کے لئے مکانوں کا انتظام ہونا چاہئے تھا۔ پس اس کے لئے بھی ساتھ ہی خبر دی ”یَاۡتِیۡکَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ“۔

اب غور کرو کہ جس کام کو اللہ تعالیٰ نے خود کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اور ارادہ کر لیا ہے، کون ہے جو اس کی راہ میں روک ہو۔ وہ خود ساری ضرورتوں کا تکفل اور تہیہ کرتا ہے۔ یہ بات انسانی طاقت سے باہر ہے کہ اس قدر عرصہ پہلے ایک واقعہ کی خبر دے کہ ایک بچہ بھی پیدا ہو کر صاحب اولاد ہو سکتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا عظیم الشان معجزہ ہے اور یہ بہت بڑا نشان ہے جس پر غور کرنا چاہئے۔ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان تدبّر اور غور سے بڑھتا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نشانوں پر غور نہیں کرتے ان کا قدم پھسلنے والی جگہ پر ہوتا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ انسان اپنے ایمان میں اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا جب تک خدا تعالیٰ کے اقوال، افعال، اور قدرتوں کو نہ دیکھے۔

پس یہ سلسلہ اسی غرض کے لئے قائم ہوا ہے تا اللہ تعالیٰ پر ایمان بڑھے۔ یہ نشان جو مَیں نے ابھی پیش کیا ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور ایسا زبردست ہے کہ کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔ برخلاف اس کے کسی دوسرے مذہب والے کو یہ حوصلہ اور ہمت کہاں ہے کہ وہ ایسے تازہ بتازہ نشان پیش کرے۔ جماعت کے لوگ خوب سمجھتے ہیں کہ کس قدر نشانات ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا کاروبار ہے کسی اور کو اس میں دخل نہیں۔ یقیناً سمجھو کہ اللہ تعالیٰ ان پیشگوئیوں کے ساتھ دکھاتا ہے کہ ایمانی قوت بڑھ جاوے اور یہ قوت بغیر ایسے نشانوں کے بڑھ نہیں سکتی کیونکہ ان میں خدا تعالیٰ کا زبردست ہاتھ نمایاں طور پر نظر آتا ہے“۔ (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۳۶۹ تا ۳۷۱)

اللہ تعالیٰ کا نور ذاتی ہے۔ باقی ہر چیز کا نور اللہ تعالیٰ کے نور سے لیا گیا ہے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نور کا سب سے بڑا نقش ہیں۔ ان جیسا انسان دنیا میں کبھی پیدا نہیں ہوا۔

حق کے ساتھ ایک نور ہوتا ہے۔ انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۵؍ جولائی ۲۰۰۲ء)

(لندن ۵؍جولائی): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے آج بھی اللہ تعالیٰ کی صفت اَلنُّوۡر کے مختلف پہلوؤں کا قرآنی آیات، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے ارشادات اور مفسرین کی تفاسیر کے حوالہ سے ذکر فرمایا۔

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

پروگرام ۳۶واں جلسہ سالانہ جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ

جمعۃ المبارک۔۲۶/جولائی ۲۰۰۲ء

۱۲-۵۵ پرچم کشائی (لوائے احمدیت) ۱-۰۰ نماز جمعہ وعصر (خطبہ جمعہ کے ساتھ ہی جلسہ کا افتتاح ہو جائے گا)

پہلا اجلاس

۴-۴۵ تلاوت قرآن کریم، اردو ترجمہ، اردو نظم ۵-۰۰ تقریر مکرم مولانا عبدالباسط صاحب امیر جماعت انڈونیشیا: انڈونیشیا میں احمدیت کی ترقی اور خدمات ۵-۱۵ تقریر مکرم بابا تراولے صاحب امیر جماعت دی گیمبیا: دی گیمبیا میں احمدیت کی ترقی اور خدمات (انگریزی) ۵-۳۰ مہمان مقرر کی تقریر ۵-۵۰ تقریر مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن: سیرت النبی ﷺ (خدمتِ خلق)

۶-۲۰ اعلانات ۸-۰۰ کھانا ۹-۰۰ نماز مغرب وعشاء

ہفتہ۔۲۷/جولائی ۲۰۰۲ء

۳-۰۰ نماز تہجد ۳-۴۵ نماز فجر ۴-۴۵ درس القرآن ۸-۰۰ ناشتہ

دوسرا اجلاس

۱۰-۰۰ تلاوت قرآن کریم، اردو ترجمہ و اردو نظم ۱۰-۱۵ تقریر مکرم محترم حافظ فضل ربی صاحب سیکرٹری تعلیم یوکے: تعلق باللہ کے ذرائع ۱۰-۴۵ تقریر مکرم مولانا منیرالدین صاحب شمس ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن: رپورٹ وکالتِ تصنیف ۱۱-۰۰ نظم ۱۱-۰۵ تقریر مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قلمی جہاد ۱۱-۳۵ تقریر مکرم حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ غانا: غانا میں احمدیت کی ترقی اور خدمات (انگریزی)

۱۱-۵۰ اعلانات و نظم ۱۲-۰۰ تلاوت قرآن کریم، اردو ترجمہ اور اردو نظم (از جلسہ گاہ مستورات)

۱۲-۱۵ خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (از جلسہ گاہ مستورات)

تیسرا اجلاس

۴-۰۰ شام تلاوت اور اردو ترجمہ اردو نظم ۴-۱۵ تقریر مکرم مولانا نصیر احمد صاحب قمر ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن: رپورٹ وکالت اشاعت ۴-۳۰ تقریر مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اصلاح وارشاد قادیان: ہندوستان میں احمدیت کی ترقی اور خدمات ۴-۴۵ اعلانات و نظم۔

چوتھا اجلاس

۵-۱۵ شام تلاوت قرآن کریم، ترجمہ و نظم ۵-۴۵ خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۸-۰۰ کھانا ۹-۰۰ نماز مغرب وعشاء

اتوار۔۲۸/جولائی ۲۰۰۲ء

۳-۰۰ نماز تہجد ۳-۴۵ اذان ۴-۳۰ نماز فجر ۴-۴۵ درس الحدیث ۸-۰۰ ناشتہ

پانچواں اجلاس

۱۰-۰۰ تلاوت قرآن کریم، اردو ترجمہ اور اردو نظم ۱۰-۱۵ تقریر مکرم بلال ایٹکن سن صاحب ریجنل امیر نارتھ ایسٹ: اسلامی جہاد (انگریزی) ۱۰-۴۵ تقریر مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب۔ امیر جماعت احمدیہ جرمنی: جرمنی میں احمدیت کی ترقی اور خدمات (انگریزی) ۱۱-۰۰ نظم

۱۱-۱۰ تقریر مکرم رفیق احمد صاحب حیات۔ امیر جماعت احمدیہ برطانیہ: اسلام اور حقوق انسانی (انگریزی)

۱۱-۴۰ معزز مہمانوں کی مختصر تقاریر اور پیغامات ۱۲-۳۰ عالمی بیعت کی تیاری وہدایات

۱-۰۰ عالمی بیعت کی تقریب ۱-۳۰ نماز ظہر وعصر ۲-۰۰ کھانا

اختتامی اجلاس

۵-۰۰ شام تلاوت قرآن کریم، اردو ترجمہ، اردو نظم

اختتامی خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز.........اختتامی دعا

پروگرام جلسہ سالانہ (مستورات) ہفتہ ۲۷/جولائی ۲۰۰۲ء

۱۰-۰۰ تلاوت قرآن کریم، اردو و انگریزی ترجمہ۔ اردو نظم مع انگریزی ترجمہ ۱۰-۲۰ تقریر مکرمہ افتخار النساء صاحبہ ریجنل صدر لجنہ مڈلینڈ: اسلام میں عورت کا مقام (انگریزی) ۱۰-۴۰ تقریر مکرمہ صاحبزادی فائزہ لقمان صاحبہ نائب سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید یوکے: جلسہ سالانہ کی برکات

۱۱-۰۰ نظم ۱۱-۰۵ تقریر مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن (از مردانہ جلسہ گاہ)

۱۱-۳۵ تقریر مکرم احمد سعید جبریل صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ غانا (از مردانہ جلسہ گاہ)

۱۱-۵۰ نظم و اعلانات

۱۲-۰۰ تلاوت قرآن کریم، اردو ترجمہ و اردو نظم (از جلسہ گاہ مستورات)

۱۲-۱۵ خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(یہ خطاب مردانہ جلسہ گاہ میں بھی ریلے کیا جائے گا)

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۰/جولائی ۲۰۰۲ء بروز بدھ مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ سلسلہ کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مکرم آرچرڈ صاحب مورخہ ۸/جولائی کو اچانک دل کے حملہ سے لندن میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کی عمر ۸۳ سال تھی۔

محترم آرچرڈ صاحب نہایت مخلص، فدائی، درویش صفت، دعاگو اور بزرگ احمدی مبلغ تھے۔ جنگ عظیم دوم کے دوران آپ ہندوستان میں فوجی ڈیوٹی پر تھے۔ اس دوران آپ نے قادیان میں حضرت مصلح موعودؓ سے ملاقات کی اور عیسائیت چھوڑ کر اسلام قبول کرتے ہوئے احمدیت میں شمولیت اختیار کرلی۔ بعدازاں انگلستان واپس آکر آپ نے اپنی زندگی وقف کی اور اس عہد کو خوب نبھایا۔

آپ نے گی آنا، ٹرینیڈاڈ کے علاوہ لمبا عرصہ سکاٹ لینڈ میں اور کچھ عرصہ آکسفورڈ میں بطور مبلغ سلسلہ خدمت کی توفیق پائی۔ نو سال تک رسالہ Review of Religions کے ایڈیٹر رہے۔

آپ نے متعدد کتب تصنیف کیں اور بیسیوں مضامین لکھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور ساری زندگی 1/3 حصہ کی ادائیگی کرتے رہے۔

آپ نے اپنی اہلیہ محترمہ قانتہ آرچرڈ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

☆...... اس کے ساتھ ہی محترمہ ممتاز نقر اللہ خان صاحبہ کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔ آپ مورخہ ۱۱/فروری ۲۰۰۲ء کو دل کے عارضہ کی وجہ سے راولپنڈی ہسپتال میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کی عمر ۸۱ سال تھی۔

آپ نے ۱۹۵۳ء سے لے کر وفات تک پہلے لاہور اور پھر مری میں لجنہ کے لئے خدمات سرانجام دینے کی سعادت پائی۔ آپ بڑی بااثر، نڈر اور باہمت خاتون تھیں۔ آپ کا گھر مشن ہاؤس کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔ اب بھی مری میں نماز سنٹر بنا ہوا ہے۔ آپ نے ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت لندن کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ النور کی آیت ۳۶ کی تلاوت وترجمہ کے بعد احادیث نبویہ کے حوالہ سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نور ہے اسے ظاہری آنکھوں سے نہیں دیکھا جاسکتا۔ اسی طرح بخاری کی ایک حدیث کے حوالہ سے آنحضرتؐ کی ایک دعا کا ذکر فرمایا جس میں اللہ تعالیٰ سے دل اور آنکھوں اور کانوں اور دائیں بائیں، اوپر نیچے، آگے پیچھے نور ہی نور عطا کئے جانے کی التجا کی گئی ہے۔

علامہ فخر الدین رازی کی تفسیر میں ہے کہ اللہ کے آسمانوں اور زمین کا نور ہونے سے یہ مراد ہے کہ اللہ آسمان والوں اور اہل زمین کا ہادی ہے۔ اسی طرح اس سے ایک مراد یہ ہے کہ اللہ اپنی حکمت بالغہ اور روشن حجت کے ذریعہ آسمانوں اور زمین کے امور کو چلانے والا ہے۔ اسی طرح اس کا ایک معنی یہ ہے کہ وہ اللہ آسمانوں اور زمین کو روشن کرنے والا ہے۔ اور وہ تین طرح سے آسمانوں اور زمین کو روشن کرتا ہے۔ ایک یہ کہ وہ آسمانوں کو فرشتوں کے ذریعہ روشن کرتا ہے اور زمین کو انبیاء کے ذریعہ۔ دوسرے یہ کہ آسمانوں اور زمین کو سورج اور چاند ستاروں کے ذریعہ روشن کرتا ہے اور تیسرے یہ کہ اس نے آسمان کو سورج اور چاند ستاروں سے روشن کیا اور زمین کو انبیاء اور علماء سے۔ علامہ آلوسی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا نور ذاتی ہے۔ باقی ہر چیز کا نور اللہ تعالیٰ کے نور سے لیا گیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس آیت کریمہ کی نہایت لطیف تفسیر پر مشتمل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات پڑھ کر سنائے اور پھر حضور علیہ السلام کے بعض فارسی اور عربی اشعار کا اُردو ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ محمد ﷺ خدا کے نور کا سب سے بڑا نقش ہیں۔ ان جیسا انسان دنیا میں کبھی پیدا نہیں ہوا۔

حضور نے سورۃ النور آیت ۴۱ کی تلاوت وترجمہ کے بعد ایک حدیث بھی بیان فرمائی اور بتایا کہ حق کے ساتھ ایک نور ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے آئینۂ کمالاتِ اسلام سے حضرت مسیح موعودؑ کی ایک عربی دعا کا ترجمہ بھی پیش کیا جس میں آپ فرماتے ہیں کہ اے میرے ربّ تو اپنے فضل سے میری قوت بن جا اور میری آنکھ اور جو کچھ میرے دل میں ہے اس کا نور بن جا۔ میرا تزکیہ کر اور مجھے روشن اور منور کردے اور مجھے سارے کا سارا اپنا بنالے اور تو سارے کا سارا میرا ہو جا۔ اے میرے ربّ تو مجھے اپنے فضل اور اپنے چہرے کے نور کے ساتھ اپنا حسن وجمال دکھا۔

رسالہ "ریویو آف ریلیجنز"

دعوتِ اسلام کا صد سالہ عالمی سفیر

پس منظر، چھ ادوار اور ان کی خصوصیات، مدیران، مصنفین اور زبردست اثرات

(دوست محمد شاهد۔مؤرخ احمدیت)

(چوتھی قسط)

رسالہ کے پہلے اور تاریخ ساز دور کی زندہ اور دائمی برکات

رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" کا پہلا دور اگرچہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے عہد مبارک (جنوری ۱۹۰۲ء سے مئی ۱۹۰۸ء تک) کے چند گنتی کے سالوں پر محیط ہے مگر اس کی تفصیلات پر شرح وبسط سے روشنی ڈالنا از بس ضروری تھا کیونکہ حقیقت یہی ہے کہ رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" جو آج خدا کے فضل وکرم سے اپنی سو سالہ خدمات کے نتیجہ میں ایک آفاقی اور روحانی شجرہ طیبہ بن چکا ہے اور بے شمار علمی، دینی، تربیتی اور اخلاقی پھولوں اور حسین پھلوں سے لدا ہوا ہے جس سے سارا جہاں مہک رہا ہے دراصل سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے اسی مقدس زمانہ ہی کا بے پایاں فیض اور برکت کا عالمی اعجاز ہے کیونکہ اس بین الاقوامی دینی گلستان کا بیج امام عصر حاضر مسیح ومہدیؑ ہی کے مبارک ہاتھوں سے بویا گیا جیسا کہ حضرت اقدسؑ نے ۱۹۰۳ء میں (یعنی رسالہ کے اجرا کے دوسرے سال) یہ پیشگوئی فرمائی:

"مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"۔

("تذکرة الشہادتین" طبع اول صفحہ ۶۳ اشاعت نومبر ۱۹۰۳ء)

......☆......☆......☆

دوسرا دور (مئی ۱۹۰۸ء تا مارچ ۱۹۱۴ء)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا وصال ایک قیامت خیز زلزلہ سے کم نہیں تھا جس نے نہ صرف پوری جماعت کو ہلا کے رکھ دیا بلکہ اغیار نے ڈٹ کر یہ پراپیگنڈہ شروع کر دیا کہ قادیانی تحریک ختم ہو گئی ہے۔("عصر جدید "بحوالہ اخبار الحکم ۲۲/جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۔۲)

مشہور معاند مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا:

"مسلمانوں سے ہو سکے تو مرزا کی کل کتابیں سمندر میں نہیں کسی جلتے تنور میں جھونک دیں......بلکہ آئندہ کوئی مسلم یا غیر مسلم مؤرخ تاریخ ہند یا تاریخ اسلام میں ان کا نام تک نہ لے"۔

(اخبار "وکیل" ۱۳/جون ۱۹۰۸ء بحوالہ اخبار الحکم ۱۸/جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۸ کالم ۱)۔

حتی کہ دہلی کے سنجیدہ مزاج اور مرنجان مرنج شخصیت کے حامل بلند پایہ ادیب اور مذہبی پیشوا نے احمدیوں کو مشورہ دیا کہ وہ "مرزا صاحب کے دعویٰ مسیحیت و مہدویت سے صاف انکار کر دیں ورنہ اندیشہ ہے کہ مرزا صاحب جیسے سمجھدار اور منظّم شخص کی عدم موجودگی کے سبب احمدی جماعت مخالفین کی شورش کو برداشت نہ کر سکے گی اور اس کا شیرازہ بکھر جائے گا"۔

(پیسہ اخبار لاہور ،۵/جون ۱۹۰۸ء بحوالہ بدر ۱۸/جون صفحہ ۱۳ کالم ۲۔۳)

اس ضمن میں قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل خلیفة المسیح الاوّل حضرت حاجی الحرمین حکیم مولانا نورالدین صاحب بھیرویؓ (ولادت ۱۸۴۱ء۔وفات ۱۳/مارچ ۱۹۱۴ء) نے اپنے عہد مبارک کے پہلے جلسہ سالانہ ۲۶/دسمبر ۱۹۰۸ء کے موقع پر خطاب عام کے دوران فرمایا:

"کرزن گزٹ ایک اخبار ہے جو دہلی سے نکلتا ہے ،اس نے جہاں حضرت صاحب کی وفات کا ذکر کیا وہاں ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ اب مرزائیوں میں کیا رہ گیا ہے ،ان کا سر کٹ چکا ہے۔ایک شخص جوان کا امام بنا ہے اس سے اور تو کچھ ہوگا نہیں ہاں یہ ہے کہ وہ تمہیں کسی مسجد میں قرآن سنایا کرے۔سو خدا کرے یہی ہو کہ مَیں تمہیں قرآن ہی سنایا کروں"۔(رپورٹ سالانہ صدرانجمن احمدیہ قادیان ۸۔۱۹۰۷ء صفحہ ۴۵)

حضرت خلیفہ اوّل عہد حاضر کے بے مثال عاشق قرآن تھے اس لئے رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" جس کا مقصد وحید ہی قرآنی حقائق کی دنیا بھر میں اشاعت تھا، آپ کے عہد خلافت میں مخالفتوں اور مزاحمتوں کے طوفانوں کو چیرتے ہوئے ترقی کی شاہراہ پر گامزن رہا۔

چنانچہ جہاں اُس دور میں حضرت مسیح موعودؑ کی معجزات اور جہاد سے متعلق تحریرات نیز "پیغام صلح" کے تراجم شائع ہوئے وہاں بہت سے نئے قلمی معاونین ایسے میدان عمل میں آگئے جنہوں نے اپنے تحقیقی اور علمی اور مستند معلومات پر مشتمل مضامین اور مقالہ جات سے اس کے معیار اور افادیت کو چار چاند لگا دئے ۔چنانچہ ہستی باری تعالیٰ، تاریخ اشاعت اسلام، اسلام اور طبقہ نسواں، کامل مذہب، اسلام اور جدید معاشرہ ، حج بیت اللہ، برطانیہ میں انگلستان، اسلام اور عصر حاضر، اسلام اور غلامی، بدھ مت، سکھ ازم اور اسلام، یہود کے گمشدہ قبائل ، عیسائیت کے تضادات ، مسیح اور صلیب، عیسائیت اور غلامی ، احمد ایک نبی کی حیثیت سے ، حضرت مسیح موعودؑ کا وصال اور پریس کے تبصرہ وغیرہ اہم مباحث اس زمانہ میں قارئین کی معلومات میں بیش بہا اضافہ کا موجب بنے۔اس دور کے قلمی معاونین میں سے بعض دیگر اہم شخصیات کے نام یہ ہیں:

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب، حضرت مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر، حضرت قاضی عبدالحق صاحب بی۔اے، پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب ایم۔اے۔بنگال، پروفیسر راجشاہی حضرت ماسٹر محمد الدین صاحب بی۔اے، مولوی بشارت احمد صاحب، ڈاکٹر اے جارج بیکر، خالد شیلڈرک آفریدی، یحییٰ الناصر پارکنسن ، حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی پلیڈر مقیم ووکنگ (حضرت خواجہ صاحب نے پیرس میں منعقدہ ۱۹/جولائی ۱۹۱۳ء کی چھٹی مذاہب کانگرس میں "اسلامک ریویو" کا ایک مضمون پڑھا تھا جو رسالہ کے شمارہ اکتوبر ۱۹۱۳ء میں شامل اشاعت کیا گیا)۔ مولوی صدرالدین صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی ہیڈماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔

ان نامور اہل قلم بزرگوں کے علاوہ رسالہ کو دینی و علمی مرقع بنانے اور اس کے معیار کو بلند سے بلند تر کرنے والے سب سے زیادہ قلمی جہاد کرنے والے جس فرشتہ سیرت، تقویٰ کی چلتی پھرتی تصویر اور پیکر انکسار و تواضع وجود نے اس رسالہ کی ترقی کے لئے اپنے تئیں بے جگری سے وقف کئے رکھا وہ حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ بی۔اے۔ (ولادت ۲۴/نومبر ۱۸۷۵ء بیعت ۱۸۹۷ء۔ وفات ۱۳/نومبر ۱۹۴۷ء) تھے جو قبل ازیں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ہیڈماسٹر تھے اور ساتھ ہی رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے خصوصی مضمون نگار کی حیثیت سے اب تک بیش قیمت علمی خدمات بھی بجا لا رہے تھے۔ المہدی سے متعلق پانچ اقساط پر مشتمل مقالہ انہی ایام میں آپ کے قلم سے شائع ہوا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے اشتہار ۱۰/اکتوبر ۱۸۹۹ء میں جن مخلص انگریزی خوان احباب کا ذکر فرمایا ان میں آپ کا تذکرہ بھی ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

"کئی دوست مخلصین انگریزی خوان ہیں جیسے عزیزی مرزا ایوب بیگ صاحب برادر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب بی۔اے اور خواجہ جمال الدین صاحب بی۔اے اور مولوی شیر علی صاحب بی۔اے۔ ان سب پر مجھے نیک ظن ہے۔ خدا اس نیک ظن کو بحال رکھے اور یہ لوگ اپنے وقتوں پر خدمات میں مستعد رہیں اور میرے خیال میں مولوی شیر علی صاحب نیک طبع، نیک مزاج اور سلامت طبع ہیں ۔ مولوی محمد علی صاحب سے مشابہ ہیں اور اسی جگہ قادیان میں رہتے ہیں"۔(اشتہار ۱۰/اکتوبر ۱۸۹۹ء مجموعۂ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۱۵۳)

عہد خلافت اولیٰ کے دوسرے سال یکم جون ۱۹۰۹ء کو آپ ہی رسالہ ریویو آف ریلیجنز کا ایڈیٹر مقرر کر دیئے گئے ۔چنانچہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سالانہ جلسہ منعقدہ ۲۵، ۲۶، ۲۷/مارچ ۱۹۱۰ء پر حضرت مولانا محمد علی صاحب نے اپنی رپورٹ میں فرمایا:

"مولوی صدرالدین صاحب بی اے بی ٹی کے مدرسہ میں آنے پر مولوی شیر علی صاحب بی ۔ اے میگزین میں آگئے ۔مولوی صاحب موصوف پہلے بھی ہیڈماسٹری کے زمانہ میں ریویو میں مضامین لکھ کر وقتاً فوقتاً امداد دیتے رہے تھے ۔ اب جب ان کا سارا وقت اس کام کے لئے خالی ہو گیا تو ایڈیٹر کو اس سے فراغت مل گئی۔چنانچہ یکم جون ۱۹۰۹ء سے ریویو کے لئے مضمون نویسی کا کل کام مولوی شیر علی صاحب کے سپرد ہو کر ایڈیٹر (یعنی حضرت مولوی محمد علی صاحب۔ناقل) کے سپرد ترجمہ قرآن شریف کا کام کیا گیا"۔

(صدرانجمن احمدیہ قادیان کی چوتھی سالانہ رپورٹ از یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء لغایت ۳۰/ ستمبر ۱۹۰۹ء صفحہ ۳۸ مطبع میگزین قادیان باہتمام حضرت منشی فقیر اللہ صاحب)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسی اور فیض روحانی کی بدولت آپ بھی انگریزی کے بے مثال انشاء پرداز بن گئے جس کی شاندار جھلکیاں آپ کے زمانہ ادارت کے ہر پرچہ سے عیاں تھیں اور انگریز تک اس سے بے حد متاثر تھے۔ حضرت ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب ساکن قلعہ صوبا سنگھ کی عینی شہادت ہے کہ:

"حضرت خلیفة المسیح اولؓ کے زمانہ کا ذکر ہے جب حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ ریویو آف ریلیجنز کی ادارت کے فرائض انجام دیتے تھے۔ ایک مرتبہ دو انگریز قادیان آئے۔جب وہ حضرت نواب محمد علی صاحب کی کوٹھی کے شمالی جانب سے گزرے تو قریب ہی حضرت مولوی شیر علی صاحب اپنی بھینس چرا رہے تھے۔ آپ کا گریبان کھلا ہوا تھا اور نہایت سادہ لباس میں ملبوس تھے ۔ان انگریز افسروں میں سے ایک نے حضرت مولوی صاحب نے پوچھا کہ ہمیں ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر سے ملنا ہے وہ کس جگہ ملیں گے تو حضرت مولوی صاحب نے فرمایا: چلئے مَیں آپ کو ان کے مکان پر لے چلتا ہوں اور اپنے ہمراہ لا کر اپنی بیٹھک میں بٹھا کر فرمایا۔ آپ تشریف رکھیں میں اُنہیں بلاتا ہوں۔ حضرت مولوی صاحب کا مقصد یہ تھا کہ چائے وغیرہ تیار کریں ۔باتوں باتوں میں تعارف بھی ہو جائے گا لیکن انہوں نے کہا کہ ہمیں ان کے گھر پر ہی لے چلیں راستہ میں مل لیں گے ۔اس پر حضرت مولوی صاحب نے فرمایا "ریویو کا ایڈیٹر تو مَیں ہی ہوں"۔

یہ دونوں افسر یہ سن کر بے حد حیران ہوئے اور بے ساختہ ان کے منہ سے نکلا کہ ”ہم تو سمجھتے تھے کہ اس رسالہ کا ایڈیٹر کوئی انگریز ہوگا“۔

(سیرت حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ صفحہ ۱۸۹۔۱۹۰۔مؤلفہ ملک نذیر احمد صاحب ریاض واقف زندگی)

حضرت مسیح محمدی کیا خوب فرماتے ہیں ۔

برکسے چوں مہربانی مے کُنی
از زمینی آسمانی مے کُنی
صد شعاعش میدہی چوں آفتاب
تا نماند طالب دیں در حجاب

(براہین احمدیہ حصہ چہارم)

(اے خدا) جب تو کسی پر مہربانی کرتا ہے تو اسے زمینی سے آسمانی بنادیتاہے اور اسے آفتاب کی طرح سینکڑوں شعائیں بخشتاہے تاطالب دیں اندھیرے میں نہ رہے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

بقیہ:مسجد نصرت جہاں (کوپن ہیگن)
از صفحہ نمبر ۱۲

بھی کوئی اسلام ہے جو نصرت جہاں مسجد والے پھیلا رہے ہیں۔

پادری ہنرک پیڈرسن نے لکھا:”جب ہم تبلیغی مشن کا لفظ بولتے ہیں تو از خود ہمارے ذہن میں انجیل کی تبلیغ کا تصور آتاہے جو ہم اور دینوں یہودیوں اور مسلمانوں کو کرتے ہیں۔ ہم عیسائی صدیوں سے اس تصور کے عادی ہیں۔لیکن کوپن ہیگن مسجد نصرت جہاں کی تعمیر ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔اسلام ایک لمبے جمود کے بعد دوبارہ فعال تبلیغی مشن بن گیاہے اوراب جماعت احمدیہ نے بڑے منظّم طریق سے پروگرام بنا کر عالمی سطح پر تبلیغ شروع کردی ہے......اور یہ ایک ایسی عالمی تحریک ہے جو عیسائیت کا جواب ہے۔

جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کو دیکھ کر پادریوں نے ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا جس نے ایک کتاب ”شمالی یورپ میں اسلام اور جماعت احمدیہ پر ایک نظر“ کے عنوان سے لکھی جس میں بتایا کہ:

”۱۹۶۷ء میں کوپن ہیگن کے ایک محلّہ میں مسجد کا افتتاح کیا گیا۔یہ اس بات کی روشن دلیل ہے کہ تبلیغ پر عیسائیوں کی اجارہ داری نہیں ......بلکہ اب ایک غیر ملکی مذہب اسلام جاگ رہاہے۔ اور عیسائیوں کی صدیوں کی تبلیغ کا منہ توڑ جواب دینے لگاہے۔اور یہ بات ہمیں دو چیلنج دیتی ہے۔ایک یہ کہ نصرت جہاں مسجد کی تعمیر پر ہمارا کیا ردّ عمل ہے؟ دوسرے شمالی یورپ میں اسلام کی موجودگی۔

یہ دو زبردست چیلنج ہیں جو شمالی یورپ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی جدوجہد پیش کرتی ہے۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد ۱۸ صفحہ ۳۸۹تا۳۹۸)

انٹرنیشنل بک فیئر آبی جان (آئیوری کوسٹ) میں

جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کا کامیاب سٹال

صدر مملکت اور متعدد اہم شخصیات کی جماعتی سٹال پر آمد۔
انہیں قرآن کریم فرنچ ترجمہ و دیگر اسلامی لٹریچر تحفۃً دیا گیا۔

(رپورٹ:وسیم احمد ظفر۔مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ)

الحمدللہ خدا کے فضل اور احسان سے جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ حسبِ ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پیغامِ حق زیادہ سے زیادہ افراد تک پہنچانے کے لئے اپنی توفیق کے مطابق ہر ممکن ذرائع استعمال کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ ان ذرائع میں ریڈیو، ٹیلی ویژن، اخبارات ورسائل اور انفرادی اور اجتماعی روابط شامل ہیں۔

۷ سے ۱۲ر مئی ۲۰۰۲ء کو آئیوری کوسٹ میں ایک انٹر نیشنل بک فیئر منعقد کیا گیا، جس کا نام Salon international Des Sivresd Abid Jan(S.I.L.A) رکھا گیا تھا۔یہ بک فیئر انٹر کانٹی نینٹل ہوٹل،”ہوٹل ایوار“میں منعقد ہوا۔ اس میلہ میں کیمرون، گنی، برکینا فاسو، مراکو کے علاوہ انڈیا سے بھی نمائندگی تھی۔اس میلہ میں ۷۰ کے قریب سٹال تھے جن میں ہمارا سٹال خدا تعالیٰ کے فضل سے منفرد نوعیت کا تھا۔سٹال میں قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم کے نمونے، فرنچ، عربی، انگلش میں جماعتی لٹریچر، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک بڑی تصویر، تصاویر خلفاء سلسلہ، لوائے احمدیت، آئیوری کوسٹ میں تعمیر کی جانے والی مختلف احمدیہ مساجد کی تصاویر۔لَاۤاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے سٹکرز کے علاوہ آڈیو ویڈیو کا انتظام بھی تھا۔ ایم ٹی اے(MTA) سے ریکارڈ شدہ درس قرآن، لقاء مع العرب اور مختلف فرنچ پروگرام یہاں ہر وقت دکھائے جاتے رہے۔ صبح سب سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز میں تلاوتِ قرآن کریم کی آڈیو کیسٹ چلائی جاتی جس سے سارا ہال تلاوتِ قرآن کریم سے گونج اٹھتا۔

مورخہ ۷ر مئی ۲۰۰۲ء کو افتتاحی تقریب میں صدر مملکت آئیوری کوسٹ نے بھی شرکت کی۔تقریب کے بعد صدر مملکت مکرم لوراں باگبو Loran Gbagbo صاحب نے اپنے وفد (جس میں مختلف وزراء اور اتھارٹیز شامل تھیں) کے ہمراہ تمام سٹالز کا معائنہ کیا۔احمدیہ سٹال پہنچنے پر مکرم امیر صاحب نے صدر مملکت کو قرآن کریم فرنچ ترجمہ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب Islam's Response to contemporary Issues کا فرنچ ترجمہ اور Revalation Rationality , Knowledg and Truth تحفۃً پیش کیں۔ صدر مملکت نے اس میں اپنی دلچسپی کا اظہار کیا۔

دوران میلہ سٹال پر آنے والے ہر فرد کو جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا جاتا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ مختلف کتب اور M.T.A کا بھی تعارف کروایا گیا۔ باقی سٹالز کی نسبت علمی طبقہ کے لئے احمدیہ سٹال خاص توجہ کا مرکز رہا۔بالخصوص عیسائیت کے متعلق کتابیں لوگ بڑے غور سے دیکھتے رہے۔جن میں ”حضرت محمد ﷺ بائبل کی رو سے“، ”حضرت عیسٰی علیہ السلام کہاں فوت ہوئے“، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ”چشمۂ مسیحی“اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ”اسلامی اصول کی فلاسفی“خاص طور پر شامل ہیں۔ان تمام کتب کے فرنچ ترجمے سٹال پر رکھے گئے تھے۔

آئیوری کوسٹ میں ایرانی سفیر نے بھی احمدیہ سٹال کا وزٹ کیا۔امیر صاحب مکرم عبدالرشید انور صاحب نے ان کو جماعت کا تعارف کروایا۔انہوں نے احمدیہ سٹال میں کافی دلچسپی کا اظہار کیا اور احمدیت کے متعلق مختلف سوالات پوچھے۔ اسی طرح بہت سی اہم شخصیات، پروفیسرز اور عام پبلک کی بڑی تعداد نے احمدیہ سٹال کا وزٹ کیا۔پانچ دنوں میں تقریباً دو ہزار افراد اس سٹال پر آئے۔

مورخہ ۱۰مئی بروز جمعۃ المبارک شام ساڑھے چھ بجے اسی ہوٹل کے ایک ہال میں جماعت کی طرف سے ایک کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس کا موضوع ”احمدیت ہی کیوں“ رکھا گیا۔اس کانفرنس کے لئے تمام سٹالز پر دعوت نامے تقسیم کئے گئے۔ مکرم عبدالرشید انور صاحب امیر جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ نے اپنے لیکچر میں احمدیت کی امتیازی حیثیت اور حضرت مسیح موعودؑ کا عشقِ رسولﷺ آپ کی تحریرات کی روشنی میں پیش کیا۔مکرم امیر صاحب نے جماعت کی خدمتِ قرآن واسلام اور جماعت احمدیہ کی عالمی ترقی کا ذکر کیا۔شرکاء نے اس کانفرنس میں اپنی خاص دلچسپی ظاہر کی۔لیکچر کے بعد مجلس سوال وجواب ہوئی۔ مکرم امیر صاحب نے مختلف سوالات کے جوابات دیئے۔ یہ کانفرنس تقریباً دو گھنٹے جاری رہی۔

دوران میلہ مورخہ ۸ر مئی ۲۰۰۲ء نیشنل ٹیلی ویژن کے نمائندہ نے مکرم امیر صاحب کا انٹرویو لیا۔ مکرم امیر صاحب نے دورانِ انٹرویو جماعت کا تعارف کروایا اور احمدیہ سٹال پر مہیا کتب کا بھی تعارف کروایا۔اسی روز رات ۸ بجے خبرنامہ میں یہ انٹرویو ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔علاوہ ازیں سٹال پر قاعدہ یسرنا القرآن فرنچ ترجمہ بمعہ آڈیو کیسٹ بڑی توجہ کا مرکز رہا۔

آخری روز مختلف جماعتی لٹریچر کا ایک پیکٹ بنا کر جس میں جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کی طرف سے شائع کردہ جیبی کیلنڈر بمعہ ایڈریس مشن ہاؤس و ٹیلی فون نمبرز بھی شامل تھا، اس میلہ میں شریک ہر سٹال پر اور آرگنائزنگ کمیٹی کو تحفۃً دیا گیا۔اس پر سب لوگوں نے بڑی خوشنودی کا اظہار کیا۔

اس میلہ کے ذریعہ خدا کے فضل سے دارالحکومت آبی جان کے اندر جماعت کا تعارف پیش کرنے کا موقعہ ملا اور خدا کے فضل سے بہت سی اتھارٹیز کے ساتھ رابطے قائم ہوئے جنہوں نے دوبارہ مشن آنے کا وعدہ کیا۔

اس بک فیئر میں احمدیہ سٹال کو منظم اور کامیاب بنانے کے لئے امیر صاحب کی ہدایات اور نگرانی میں خاکسار (وسیم احمد ظفر) کے ساتھ مکرم رافع احمد تبسم انچارج نصرت جہاں الرقیم پریس آبی جان اور مکرم Bapina Mohamadou سیکرٹری اشاعت نے بہت تعاون کیا۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔خدا کے فضل سے یہ میلہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو مثمر بثمراتِ حسنہ کرے اور اس کے دوررس نتائج ظاہر فرمائے۔

بقیہ:جزائر فجی میں احمدیہ مسجد کی تعمیر از صفحہ ۱۶

نے مسجد کا افتتاح فرمایا یعنی محترم خان صاحب کی خواہش پر ہائی چیف آف تائیونی جو کہ مذہباً عیسائی ہیں نے ربن کاٹا اور محترم خان صاحب نے تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور اجتماعی دعا کروائی۔ بعدازاں ظہر اور عصر کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا اور ساتھ مٹھائی بھی تقسیم کی گئی۔ اس تقریب کی کل حاضری پانچ صد سے زائد رہی۔

مسجد بیت الجامع کی باتصویر خبر مقامی انگریزی اخبار ”فجی پوسٹ“ (Fiji Post) نے دی۔ اسی طرح نیشنل فجی ٹی وی کے ہفتہ وار دستاویزی پروگرام ”ستارہ“ نے سات منٹ سے زائد وقت کی خبر نشر کی۔الحمدللہ۔

قارئین الفضل سے درخواست دعاہے کہ دنیا کے کنارے پر بننے والی اس مسجد کو اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور بالفاظ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بکثرت نمازیوں کے ذریعہ اس کو رونق اور زینت عطا ہو۔ آمین

کھلا کپڑا اور ریڈی میڈ سوٹ خصوصی رعایتی قیمت پر

جلسہ سالانہ پر آنے والے احمدی مسلمان بھائیوں کے لئے خصوصی رعایتی قیمت پر کھلا کپڑا اور ریڈی میڈ سوٹ کے لئے ہماری دوکان پر تشریف لائیں جو ساؤتھ آل میں ۹۵ دی براڈوے پر ہے

The name in Indian Fashion

G.R.FABRICS - 95 The Broadway - Southall

Tel: 020-8813-8204

خطبہ جمعہ

حق اور انصاف پر قائم ہو جاؤ اور چاہئیے کہ ہر ایک گواہی تمہاری خدا کے لئے ہو۔

جھوٹ مت بولو اگرچہ سچ بولنے سے تمہاری جانوں کو نقصان پہنچے یا اس سے تمہارے ماں باپ کو ضرر پہنچے اور قریبیوں کو۔

دشمن سے مدارات سے پیش آنا آسان ہے مگر دشمن کے حقوق کی حفاظت کرنا اور مقدمات میں عدل وانصاف کو ہاتھ سے نہ دینا یہ بہت مشکل اور جوانمردی کا کام ہے۔

(آیات قرآنی، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعودؑ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی صفات الشہید اور الشاہد کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۱۴؍جون ۲۰۰۲ء بمطابق ۱۴؍احسان ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

صفات "الشہید" اور "الشاہد" کی چوتھی اور آخری قسط آج بیان کی جائے گی۔ اور اس میں گزشتہ خطبے کے آخری حصے کے تسلسل میں آنحضرت ﷺ اور آپؐ کی امّت نیز بعض دوسرے انبیاء اور ان کی امتوں بلکہ عام انسانوں تک کی گواہی کا مضمون بھی بیان ہوگا۔ اور پھر آخر پر انہی صفات کے مضمون پر مشتمل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند الہامات بھی پیش کئے جائیں گے۔ انشاءاللہ۔

سورۃ النساء کی آیت ہے: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ. اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا. فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا. وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا﴾ (سورۃ النساء: ۱۳۶)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔ خواہ کوئی امیر ہو یا غریب دونوں کا اللہ ہی بہترین نگہبان ہے۔ پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو مبادا عدل سے گریز کرو۔ اور اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلو تہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے بہت باخبر ہے۔

حضرت زید بن خالد الْجُهَنِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ گواہوں میں سے سب سے اچھا گواہ وہ ہے جو قبل اس کے کہ اس سے گواہی مانگی جائے، اپنی گواہی دے دے۔ (سنن ابن ماجه ۔كتاب الاحكام)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کسی خیانت کرنے والے مرد یا عورت کی گواہی درست نہیں۔ اور نہ اس مرد یا عورت کی جسے حد کی سزا ملی ہو۔ نہ ہی ایسے شخص کی جو مدعا علیہ سے کینہ رکھتا ہو۔ اور نہ ایسے شخص کی جس کی جھوٹی شہادت کا تجربہ ہو چکا ہو۔ اور نہ ایسے شخص کی جس کا گزارہ ان لوگوں پر ہو جن کے حق میں وہ گواہی دے رہا ہے۔ اور نہ ایسے شخص کی جس کے بارے میں پتہ لگے کہ اُس نے جھوٹے طور پر کسی خاندان سے اپنا نسب اور تعلق جوڑا ہے۔ (ترمذی. كتاب الشهادة)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:- "کئی وقت انسان کے لئے امتحان کے ہوتے ہیں۔ ایک تو غضب کا وقت ہوتا ہے۔ غضب کی حالت میں آدمی دوسروں کو انواع واقسام کے نقصانات پہنچا دیتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ غلطی ہوئی۔ عفو کرو۔ لیکن جب دوسرا کوئی نقصان پہنچائے تو ہرگز عفو پر رضامند نہیں ہوتے۔ اسی طرح آدمی بعض اوقات محبت میں بھی حد سے بڑھ جاتا ہے اور گمراہ ہو جاتا ہے۔ ایک وقت وہ ہوتا ہے جبکہ مقدمات میں گواہی دینے کا ہوتا ہے۔ آدمی اپنے عزیز ودوست کا نقصان گوارا نہیں کر سکتا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایمان کو مقدم رکھو اور گواہی انصاف سے دو خواہ اپنے عزیزوں کے مقابلہ میں ہو۔ اپنی جان پر یا اپنے ماں باپ ہی کے متعلق گواہی دینی پڑے۔" (ضمیمہ اخبار بدر قادیان. ۲۹؍جولائی ۱۹۰۹ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"حق اور انصاف پر قائم ہو جاؤ اور چاہئے کہ ہر ایک گواہی تمہاری خدا کے لئے ہو۔ جھوٹ مت بولو اگرچہ سچ بولنے سے تمہاری جانوں کو نقصان پہنچے یا اس سے تمہارے ماں باپ کو ضرر پہنچے اور قریبیوں کو جیسے بیٹے وغیرہ کو۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی. صفحہ ۵۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"جس قدر راستی کے التزام کے لئے قرآن شریف میں تاکید ہے، مَیں ہرگز باور نہیں کر سکتا کہ انجیل میں اُس کا عُشر عشیر بھی تاکید ہو۔ 20 برس کے قریب عرصہ ہو گیا کہ مَیں نے اسی بارہ میں ایک اشتہار دیا تھا اور قرآنی آیات لکھ کر اور عیسائیوں وغیرہ کو ایک رقم کثیر بطور انعام دینا کر کے اس بات کا وعدہ کیا تھا کہ جیسے ان آیات میں راست گوئی کی تاکید ہے اگر کوئی عیسائی اس زور وشور کی تاکید انجیل میں سے نکال کر دکھلاوے تو اس قدر انعام اُس کو دیا جائے گا مگر پادری صاحبان اب تک ایسے چپ رہے گویا اُن میں جان نہیں۔ اب مدت کے بعد فتح مسیح صاحب کفن میں سے بولے، شاید بوجہ امتداد زمانہ ہمارا وہ اشتہار اُن کو یاد نہیں رہا۔ پادری صاحب! آپ خس وخاشاک کو سونا بنانا چاہتے ہیں اور سونے کی کان سے منہ مروڑ کر اِدھر اُدھر بھاگتے ہیں۔ اگر یہ بدقسمتی نہیں تو اَور کیا ہے۔ قرآن شریف نے دروغ گوئی کو بُت پرستی کے برابر ٹھہرایا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾ یعنی بتوں کی پلیدی اور جھوٹ کی پلیدی سے پرہیز کرو۔ اور پھر ایک جگہ فرماتا ہے ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ﴾ (الجزو نمبر ۴)۔ یعنی اے ایمان والو! انصاف اور راستی پر قائم ہو جاؤ اور سچی گواہیوں کو لِلّٰہ ادا کرو اگرچہ تمہاری جانوں پر اُن کا ضرر پہنچے یا تمہارے ماں باپ اور تمہارے اقارب اُن گواہیوں سے نقصان اُٹھاویں۔ اب اے ناخدا ترس! ذرا انجیل کو کھول اور ہمیں بتلا کہ راست گوئی کے لئے ایسی تاکید انجیل میں کہاں ہیں۔" (نورالقرآن. نمبر۲. صفحہ ۱۷۔۱۸)

﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ. وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا﴾ (سورۃ النساء: ۱۶۰)۔ اور اہلِ کتاب میں سے کوئی (فریق) نہیں مگر اس کی موت سے پہلے یقیناً اس پر ایمان لے آئے گا اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوگا۔

﴿ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا﴾ کے متعلق علامہ فخر الدین رازی لکھتے ہیں کہ وہ یعنی مسیح یہود کے خلاف یہ گواہی دے گا کہ انہوں نے اسے جھٹلایا تھا۔ اور اس کے بارہ میں طعن وتشنیع سے کام لیا تھا اور نصاریٰ کے خلاف یہ گواہی دے گا کہ انہوں نے اسے اللہ کا شریک بنا لیا تھا اور اسی طرح ہر نبی اپنی امت کے خلاف گواہی دے گا۔ (تفسیر کبیر رازیؒ)

سورۃ المائدہ: ﴿یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰہِ شُھَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا .اِعْدِلُوْا . ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی .وَاتَّقُوْا اللّٰہَ. اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾(سورۃ المائدہ:۹) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

حضرت سعید بن ابو بُرْدَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خط نکالا اور کہا کہ یہ حضرت عمرؓ کا خط ہے جو انہوں نے اپنے ایک گورنر حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو لکھا تھا۔ یہ خط مشہور محدث سفیان عُیَیْنَہ کے سامنے پڑھا گیا۔ اس کا مضمون یہ تھا: قضاء ایک محکم اور پختہ دینی فریضہ اور واجب الاتباع سنّت ہے۔ جب کوئی مقدمہ آپ کے سامنے پیش ہو تو معاملے کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرو کیونکہ صرف حق بات کہنا جس کا نفاذ نہ کیا جائے، بے فائدہ بات ہے۔ لوگوں کے درمیان، بلحاظ مجلس، بلحاظ توجہ اور بلحاظ عدل وانصاف مساوات قائم کر تاکہ کوئی بااثر تم سے ظلم کرانے کی امید نہ رکھے اور کسی کمزور کو تیرے ظلم وجور کا ڈر نہ ہو اور ثبوت پیش کرنا مدعی کی ذمہ داری ہے اور (اگر اس کے پاس ثبوت نہ ہو تو پھر) انکار کرنے والے مدّعا علیہ کو قسم اٹھانی ہوگی۔ مسلمانوں کے درمیان مصالحت کرانے کی کوشش کرنا اچھی بات ہے۔ سوائے ایسی صلح کے جو حرام کو حلال بنادے اور حلال کو حرام بنادے۔ اگر تم نے کوئی فیصلہ کیا ہو، اور پھر اس پر دوبارہ غور کرنے کے بعد درست نتیجے پر پہنچ جاؤ تو تمہارا پہلا فیصلہ تمہیں سچائی کی طرف لوٹنے سے نہ روکے کیونکہ سچائی ایک ابدی صداقت ہے اور حق اور سچ کو کوئی چیز باطل نہیں کرسکتی اس لئے حق کی طرف لوٹ جانا باطل میں آگے بڑھتے رہنے سے کہیں بہتر ہے۔ جو بات تیرے دل میں کھٹکے اور قرآن وسنت میں اس کے بارے میں کوئی وضاحت نہ ہو تو اس کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرو۔ اس کی مثالیں تلاش کرو اور اس سے ملتی جلتی صورتوں پر غور کرو، پھر ان پر قیاس کرتے ہوئے کوئی فیصلہ کرنے کی کوشش کرو اور جو پہلو اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ پسندیدہ ہو اور تجھے حق اور سچ کے زیادہ مشابہ نظر آئے، اسے اختیار کر۔ مدعی کو (ثبوت پیش کرنے کے لئے) مناسب وقت دو (تاکہ وہ اپنے دعویٰ کے حق میں ثبوت اکٹھے کرسکے)۔ اگر (مقررہ تاریخ پر) وہ ثبوت پیش کردے تو فبہا۔ ورنہ اُس کے خلاف فیصلہ سنادو۔ یہ طریق اندھے پن کو جلا بخشنے والا ہے۔ (یعنی بے خبری کے اندھیرے کو دُور کرنے والا ہے)۔ اور (غلطی ہو جانے کی صورت میں) تجھے معذور قرار دینے کے لحاظ سے زیادہ بہتر ہے۔ سب مسلمان ایک دوسرے کے بارے میں گواہی دینے کے لحاظ سے برابر عادل ہیں سوائے اس کے کہ کسی کو حد کی سزا مل چکی ہو۔ یا کسی کے جھوٹی شہادت دینے کا تجربہ ہو چکا ہو، یا وہ غلط وَلاء یا قرابت کے دعویٰ میں متہم ہو (یعنی حسب ونسب کے دعویٰ میں جھوٹا ہو۔ تمہارے دلوں کے رازوں کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اور بیّنات اور گواہیوں کے نتیجے میں اُس نے تم سے (سزاؤں کو) دُور کردیا ہے۔ لوگوں سے تنگ پڑنے سے بچو۔ نیز جلد گھبرا جانے اور لوگوں سے تکلیف اور دکھ محسوس کرنے اور سچائی معلوم ہو جانے پر فریق ثانی سے اجنبی پن سے پیش آنے سے بچو۔ جس کی بنا پر اللہ اس کا ضرور اجر دے گا اور ایسے شخص کو نیک شہرت بخشے گا۔ جو شخص اللہ اور اپنے درمیان معاملات میں خلوص نیت اختیار کرے گا، اللہ اُس کے اور دیگر لوگوں کے مابین معاملات میں اُس کے لئے کافی ہو جائے گا اور جو شخص محض بناوٹ اور تصنع سے اپنے آپ کو اچھا ظاہر کرنے کی کوشش کرے گا، اللہ تعالیٰ اُس کی رُسوائی کے سامان پیدا کردے گا۔

(سنن الدار قطنی۔ کتاب الاقضیہ وَالاَحکام)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"تمہاری گواہیاں اللہ کے لئے عدل کے ساتھ ہوں ﴿وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوا﴾ کسی کی دشمنی انصاف کی مانع نہ ہو۔ مثلاً آریہ لوگ تم کو دفتروں سے نکالنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ تو اسلام کی یہ تعلیم نہیں کہ تم اُن کے مقابلہ میں بھی ایسی کوشش کرو، جہاں تمہیں اختیار حاصل ہے۔ ﴿وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُون﴾ تقویٰ کا علاج بتایا کہ تم یہ یقین رکھو کہ تمہارے کاموں کو دیکھنے والا اور ان سے خبر رکھنے والا بھی کوئی ہے۔"

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۵؍اگست ۱۹۰۹ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے عدل کے بارے میں جو بغیر سچائی پر پورا قدم مارنے کے حاصل نہیں ہو سکتی، فرمایا ہے: ﴿لَایجرمنکم شناٰنُ قومٍ علیٰ اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا. ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی﴾ یعنی دشمن قوموں کی دشمنی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو۔ انصاف پر قائم رہو کہ تقویٰ اسی میں ہے۔ اب آپ کو معلوم ہے کہ جو قومیں ناحق ستاویں اور دکھ دیویں اور خون ریزیاں کریں اور تعاقب کریں اور بچوں اور عورتوں کو قتل کریں جیسا کہ مکہ والے کافروں نے کیا تھا اور پھر لڑائیوں سے باز نہ آویں، ایسے لوگوں کے ساتھ معاملات میں انصاف کے ساتھ برتاؤ کرنا کس قدر مشکل ہوتا ہے مگر قرآنی تعلیم نے ایسے جانی دشمنوں کے حقوق کو بھی ضائع نہیں کیا اور انصاف اور راستی کے لئے وصیت کی...... مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ دشمن سے مدارات سے پیش آنا آسان ہے مگر دشمن کے حقوق کی حفاظت کرنا اور مقدمات میں عدل وانصاف کو ہاتھ سے نہ دینا یہ بہت مشکل اور فقط جوانمردوں کا کام ہے۔ اکثر لوگ اپنے شریک دشمنوں سے محبت تو کرتے ہیں اور میٹھی میٹھی باتوں سے پیش آتے ہیں مگر ان کے حقوق دبا لیتے ہیں۔ ایک بھائی دوسرے بھائی سے محبت کرتا ہے اور محبت کے پردہ میں دھوکا دے کر اُس کے حقوق دبا لیتا ہے مثلاً اگر زمیندار ہے تو چالاکی سے اس کا نام کاغذات بندوبست میں نہیں لکھواتا اور یوں اتنی محبت کہ اس پر قربان ہوا جاتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ نے اس آیت میں محبت کا ذکر نہ کیا بلکہ معیار محبت کا ذکر کیا کیونکہ جو شخص اپنے جانی دشمن سے عدل کرے گا اور سچائی اور انصاف سے درگزر نہیں کرے گا، وہی ہے جو سچی محبت بھی کرتا ہے۔" (نور القرآن۔ نمبر ۲۔ صفحہ ۲۱۔۲۲)

سورۃ المائدہ آیت ۱۱۲: ﴿وَاِذْ اَوْحَیْتُ اِلَی الْحَوَارِیّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِیْ وَبِرَسُوْلِیْ .قَالُوْا اٰمَنَّا وَاشْھَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ﴾۔ اور جب میں نے حواریوں کی طرف وحی کی کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لے آؤ تو انہوں نے کہا ہم ایمان لے آئے، پس گواہ رہ کہ ہم فرمانبردار ہو چکے ہیں۔

سورۃ الاعراف :۱۷۳۔ ﴿وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُھُوْرِھِمْ ذُرِّیَّتَھُمْ وَاَشْھَدَھُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ .اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ . قَالُوْا بَلٰی. شَھِدْنَا. اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّا کُنَّا عَنْ ھٰذَا غٰفِلِیْنَ﴾۔ اور (یاد کرو) جب تیرے ربّ نے بنی آدم کی صُلب سے ان کی نسلوں (کے مادّۂ تخلیق) کو پکڑا اور خود انہیں اپنے نُفوس پر گواہ بنادیا (اور پوچھا) کہ کیا میں تمہارا ربّ نہیں ہوں۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں! ہم گواہی دیتے ہیں۔ مبادا تم قیامت کے دن یہ کہو کہ ہم تو اس سے یقیناً بے خبر تھے۔

Earlfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

MTA + DIGITAL CHANNELS skydigital
You can now watch MTA on 13°E and on Sky 28.2°E in UK and Europe.
We supply and install all makes, for fixed or motorised systems across UK and Europe.
Installation engineer's phone numbers as listed:

UK ENGINEER LIST
London: 0208 480 8836
London: 07900 254520
London: 07939 054424
London: 07956 849391
London: 07961 397839
High Wycombe: 01494 447355
Luton: 01582 484847
Birmingham: 0121 771 0215
Manchester: 0161 224 6434
Sheffield: 0114 296 2966
W.Yorkshire: 07971 532417
Edingburgh: 0131 229 3536
Glasgow: 0141 445 5586

EUROPE ENGINEER LIST
France: 01 60 19 22 85
Germany: 08 25 71 694
Germany: 06 07 16 21 35
Italy: 02 35 57 570
Spain: 09 33 87 82 77
Holland: 02 91 73 94
Norway: 06 79 06 835
Denmark: 04 37 17 194
Sweden: 08 53 19 23 42
Switzerland: 01 38 15 710

PRIME TV
B4U
SONY
BANGLA TV
ARY DIGITAL
ZEE TV

MAIL ORDER
EXPORT
SMS, Unit 1A Bridge Road
Camberley, Surrey. GU15 2QR. UK
Tel: 01276 20916 Fax: 01276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں کس وجہ سے ہنسا ہوں؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: بندے اور اس کے رب کے مابین گفتگو کی وجہ سے ہنس رہا ہوں۔ بندہ کہے گا اے میرے رب! کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیوں نہیں۔ بندہ کہے گا: اس بات پر تو میں اپنے ایک گواہ کے علاوہ اور کسی کو گواہ تسلیم نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج کے دن تیرا نفس اور حساب کتاب لکھنے والے معزز فرشتے ہی تجھ پر گواہ ہونے کے لحاظ سے کافی ہیں۔ اس کے بعد اس شخص کے منہ پر مہر کر دی جائے گی اور اس کے اعضاء سے کہا جائے گا کہ بولو۔ چنانچہ وہ اس شخص کے اعمال کے بارہ میں گواہی دیں گے۔ پھر اس شخص کو کلام کرنے کی اجازت دی جائے گی تو وہ (اپنے اعضاء کو مخاطب کر کے) کہے گا: تم پر ہلاکت ہو! کیا میں تم جیسوں کی خاطر لڑا جھگڑا کرتا تھا۔ (مسلم کتاب الزھد)

سورۃ ھود آیت ۵۵: ﴿اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ. قَالَ اِنِّیْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ﴾۔ ہم تو اس کے سوا کچھ نہیں کہتے کہ تجھ پر ہمارے معبودوں میں سے کسی نے کوئی بد سایہ ڈال دیا ہے۔ اس نے کہا یقیناً میں اللہ کو گواہ ٹھہراتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ میں ان سے بیزار ہوں جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو۔

سورۃ الحج آیت ۷۹: ﴿وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ. هُوَاجْتَبٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِی الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ. مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ. هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ. مِنْ قَبْلُ وَفِیْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ. فَاَقِيْمُوْا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوْا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ. هُوَ مَوْلٰكُمْ. فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ﴾۔ اور اللہ کے تعلق میں جہاد کرو جیسا کہ اس کے جہاد کا حق ہے۔ اس نے تمہیں چن لیا ہے اور تم پر دین کے معاملات میں کوئی تنگی نہیں ڈالی۔ یہی تمہارے باپ ابراہیم کا مذہب تھا۔ اُس (یعنی اللہ) نے تمہارا نام مسلمان رکھا (اس سے) پہلے بھی اور اس (قرآن) میں بھی تاکہ رسول تم سب پر نگران ہو جائے اور تاکہ تم تمام انسانوں پر نگران ہو جاؤ۔ پس نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ وہی تمہارا آقا ہے۔ پس کیا ہی اچھا آقا اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔

سورۃ الفتح: ﴿اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا﴾ (سورة الفتح: ۹)۔ یقیناً ہم نے تجھے ایک گواہ اور بشارت دینے والے اور ڈرانے والے کے طور پر بھیجا۔

پھر سورۃ الاحزاب کی آیت ۴۶: ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا﴾۔ اے نبی! یقیناً ہم نے تجھے ایک شاہد اور ایک مبشر اور ایک نذیر کے طور پر بھیجا ہے۔

پھر سورۃ المزمل کی آیت ہے: ﴿اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا. شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا﴾۔ (سورة المزمل: ۱۶)

یقیناً ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے جو تم پر نگران ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف بھی ایک رسول بھیجا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

”سورۃ مزمل مکہ معظمہ میں اتری۔ جب حضور علیہ السلام بظاہر نہایت کمزوری کی حالت میں تھے اور بظاہر کوئی سامان کامیابی کا نظر نہ آتا تھا۔ قرآن نے صاف صاف جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی نسبت فرمایا۔ یہ رسول، اس رسول کی مثل ہے جو فرعون کے وقت برگزیدہ اور بنی اسرائیل کا ہادی بنایا گیا۔ جس طرح اس رسول حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دشمن بے نام و نشان ہو گئے۔ ایسے ہی اس رسول کے دشمن معدوم ہوں گے۔ ﴿اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا﴾۔ ہم نے ہی بھیجا تھا تمہاری طرف رسول نگران تم پر جیسے بھیجا تھا فرعون کو رسول۔ پھر جب نافرمانی کی فرعون نے اس رسول کی تو سخت پکڑ لیا ہم نے اسے پھر تم اگر اس رسول کے منکر ہوئے تو کیونکر بچو گے۔ اور جس طرح جناب موسیٰ علیہ السلام کی قوم دشمنوں سے نجات پا کر آخر معزز اور ممتاز اور خلافت اور سلطنت سے سرفراز ہوئی اسی طرح، ٹھیک اسی طرح، لاریب اسی طرح، اس رسول کے اتباع بھی موسیٰ علیہ السلام کی طرح بلکہ بڑھ کر ابراہیم کے موعود ملک بالخصوص اور اپنے وقت کے زبردست بادشاہوں پر علی العموم خلافت کریں گے۔

﴿وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُواالصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا﴾. (نور: ۵۶)۔ وعدہ دے چکا اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو تم میں سے جو ایمان لائے اور کام کئے انہوں نے اچھے، ضرور خلیفہ کر دے گا ان کو اس خاص زمین میں (جس کا وعدہ ابراہیم سے ہوا)۔ جیسے خلیفہ بنایا ان کو جو ان اسلامیوں سے پہلے تھے۔ اور طاقت بخشے گا انہیں اس دین پھیلانے کے لئے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے پسند فرمایا۔ ضرور بدل دے گا انہیں خوف کے بعد امن سے۔

آخر دیکھ لو۔ اس فطرت کے قاعدہ نے، اس الٰہی سنت یا عادۃ اللہ نے ناظرین کو وہی نتیجہ دکھایا جو ہمیشہ اہلِ ایمان کے ساتھ ان کے لئے ایمان مخالفوں کے بیجا حملوں کے وقت دکھاتی چلی آتی ہے۔

ہمارے ہادی بلکہ ہادیٔ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم میں۔ نہیں نہیں، آپؐ کے مَولَد، مَسْکَنْ اور آپ کے ملک میں آپ کا کوئی دشمن نہ رہا۔ دشمن کیسے؟ ان کے آثار بھی نہ رہے۔ مکہ معظمہ نہیں بلکہ جزیرہ نما عرب پر نگاہ کر لو۔ تمام عرب آپ کے خدام یا خدام کے معاہدین کی جگہ ہو گیا۔

اللہ اللہ!!! جیسے آپؐ بے نظیر ہیں۔ ویسے ہی آپ کی کامیابی بھی بے نظیر واقع ہوئی۔ ناظرین ایسی کامیابی کسی ملہم۔ کسی مدعی الہام، کسی ریفارمر، کسی مصلح، کسی رسول یا کسی بادشاہ کو کبھی ہوئی ہے؟ ہرگز نہیں۔ کس مقتدا نے؟، کس بادشاہ نے؟، نام تو لو“۔ (تصدیق براہین احمدیہ صفحہ ۱۵۔۱۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”قرآن شریف نے بڑی وضاحت کے ساتھ دو سلسلوں کا ذکر کیا ہے ایک وہ سلسلہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے شروع ہوا اور حضرت مسیح علیہ السلام پر ختم ہوا اور دوسرا سلسلہ جو اس سلسلہ کے مقابل پر واقع ہوا ہے وہ آنحضرت ﷺ کا سلسلہ ہے چنانچہ تورات میں بھی آپؐ کو مثیلِ موسیٰ کہا گیا اور قرآن شریف میں بھی آپ کو مثیلِ موسیٰ ٹھہرایا گیا جیسے فرمایا ہے ﴿اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا﴾ پھر جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سلسلہ حضرت مسیح علیہ السلام پر آکر ختم ہو گیا اسی سلسلہ کی مماثلت کے لئے ضروری تھا کہ اسی وقت اور اسی زمانہ پر جب حضرت مسیح حضرت موسیٰ کے بعد آئے تھے مسیح محمدی بھی آتا اور یہ بالکل ظاہر اور صاف بات ہے کہ مسیح موسوی چودھویں صدی میں آیا تھا۔ اس لئے ضروری تھا کہ مسیح محمدی بھی چودھویں صدی میں آتا۔ اگر کوئی اور نشان اور شہادت نہ بھی ہوتی تب بھی اس سلسلہ کی تکمیل چاہتی تھی کہ اس وقت مسیحِ محمدی آوے مگر یہاں تو صدہا اور نشان اور دلائل ہیں“۔

(الحکم جلد ۸۔ نمبر ۱۲ بتاریخ ۱۰/اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۵)

الحمدللہ ، الحمدللہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے انسٹی ٹیوٹ میں سے گزشتہ سال پڑھ کر فارغ ہونے والے ۸۰ فی صد سٹوڈنٹس کو اللہ تعالیٰ نے بہترین ملازمت سے نوازا ہے اور بہت سی کمپنیاں اب خود ڈیمانڈ کر رہی ہیں کہ ہمیں آپ کے پاس پڑھے ہوئے اور لوگوں کی ضرورت ہے

نئے کورس کے لئے داخلے جاری ہیں

E-mail: Khalid@t-online.de

MICROSOFT PROFESSIONAL IT TRAINING CENTRE

EHRHARTSTR.4 30455 HANNOVER, GERMANY.

Tel :00 (49) + 511 - 40 43 75 Fax:00 (49) + 511 - 48 18 735

For any Business/Commercial Requirments

Complete Financial Packages Can Be Arranged

Contact

Iqbal Ahmad BA AIB MIAP

Former Bank Executive Vice President/General Manager UK

Mobile: 07957-260666

www.commloans.co.uk --- e-mail: comm.it@virgin.net

NACFB Member of the National Association of Commercial Finance Brokers

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:۔

"ایک شخص کا اس امت میں سے مسیح علیہ السلام کے نام پر آنا ضروری ہے۔ کیوں ضروری ہے؟ تین وجہ سے۔ اوّل یہ کہ مماثلتِ تامہ کاملہ ہمارے نبی ﷺ کی حضرت موسیٰ سے جو آیت ﴿كَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا﴾ سے مفہوم ہوتی ہے، اس بات کو چاہتی ہے۔ وجہ یہ کہ آیت ﴿اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا﴾ صاف بتلا رہی ہے کہ جیسے حضرت موسیٰ اپنی امت کی نیکی بدی پر شاہد تھے۔ ایسا ہی ہمارے نبی ﷺ بھی شاہد ہیں مگر یہ شہادت دوامی طور پر بجز صورت استخلاف کے حضرت موسیٰ کے لئے ممکن نہیں ہوئی۔ یعنی خدا تعالیٰ نے اسی اتمامِ حجت کی غرض سے حضرت موسیٰ کے لئے چودہ سو برس تک خلیفوں کا سلسلہ مقرر کیا جو در حقیقت توریت کے خادم اور حضرت موسیٰ کی شریعت کی تائید کے لئے آتے تھے تا خدا تعالیٰ بذریعہ ان خلیفوں کے حضرت موسیٰ کی شہادت کے سلسلہ کو کامل کر دیوے اور وہ اس لائق ٹھہریں کہ قیامت کو تمام بنی اسرائیل کی نسبت خدا تعالیٰ کے سامنے شہادت دے سکیں۔ ایسا ہی اللہ جلّ شانہٗ نے اسلامی امت کے کل لوگوں کے لئے ہمارے نبی ﷺ کو شاہد ٹھہرایا ہے اور فرمایا ﴿اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ﴾ اور فرمایا ﴿وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾. مگر ظاہر ہے کہ ظاہری طور پر تو آنحضرت ﷺ صرف تئیس (۲۳) برس تک اپنی امت میں رہے، پھر یہ سوال کہ دائمی طور پر وہ اپنی امت کے لئے کیونکر شاہد ٹھہر سکتے ہیں یہی واقعہ جواب رکھتا ہے کہ بطور استخلاف کے یعنی موسیٰ علیہ السلام کی مانند خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے لئے بھی قیامت تک خلیفے مقرر کر دئے اور خلیفوں کی شہادت بعینہٖ آنحضرت ﷺ کی شہادت متصور ہوئی اور اس طرح پر مضمون آیت ﴿اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ﴾ ہریک پہلو سے درست ہو گیا۔ غرض شہادت دائمی کا عقیدہ جو نصِ قرآنی سے بتواتر ثابت اور تمام مسلمانوں کے نزدیک مسلّم ہے تبھی معقولی اور تحقیقی طور پر ثابت ہوتا ہے جب خلافتِ دائمی کو قبول کیا جائے اور یہ امر ہمارے مدّعا کو ثابت کرنے والا ہے۔ فَتَدَبَّر"۔ (شہادت القرآن صفحہ ٦٦-٦٧)

﴿وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ. وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ. وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ﴾ (سورۃ البروج: ۲ تا ۴)۔

قسم ہے برجوں والے آسمان کی، اور موعود دن کی اور ایک گواہی دینے والے کی اور اس کی جس کی گواہی دی جائے گی۔

الہام اکتوبر ۱۸۹۷ء: "شروع اکتوبر ۱۸۹۷ء میں مجھے دکھایا گیا کہ مَیں ایک گواہی کے لئے ایک انگریز حاکم کے پاس حاضر کیا گیا ہوں۔ اور اس حاکم نے مجھ سے سوال کیا کہ آپ کے والد کا کیا نام ہے؟ لیکن جیسا کہ شہادت کے لئے دستور ہے، مجھے قسم نہیں دی۔" (نزول المسیح۔ صفحہ ۲۲۱)

الہام ۸؍اکتوبر ۱۸۹۷ء: "پھر ۸؍اکتوبر ۱۸۹۷ء کو مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ اِس مقدمہ کا سپاہی سمن لے کر آیا ہے۔ یہ خواب مسجد میں عام جماعت کو سنا دی گئی تھی۔ آخر ایسا ہی ظہور میں آیا اور سپاہی سمن لے کر آگیا۔ اور معلوم ہوا کہ ایڈیٹر اخبار ناظم الہند لاہور نے مجھے گواہ لکھا دیا ہے...... سو جب مَیں ملتان میں پہنچ کر عدالت میں گواہی کے لئے گیا تو ویسا ہی ظہور میں آیا۔ حاکم کو ایسا سہو ہو گیا کہ قسم دینا بھول گیا اور اظہار شروع کر دئے۔" (نزول المسیح۔ صفحہ ۲۲۱)

الہام ۱۸۹۷ء: "تُو اس سے نکلا اور اُس نے تمام دنیا سے تجھ کو چنا...... تُو جہان کا نُور ہے...... تُو خدا کا وقار ہے۔ پس وہ تجھے ترک نہیں کرے گا۔ تُو کلمۃ الازل ہے۔ پس تُو مٹایا نہیں جائے گا...... میرا لوٹا ہوا مال تجھے ملے گا۔ مَیں تجھے عزت دوں گا اور تیری حفاظت کروں گا۔ یہ ہوگا، یہ ہوگا، یہ ہوگا اور پھر انتقال ہوگا۔ تیرے پر میرے کامل انعام ہیں...... میری سچائی پر خدا گواہی دیتا ہے پھر کیوں تم ایمان نہیں لاتے...... ہماری فتح آئے گی اور زمانہ کا کاروبار ہم پر ختم ہوگا۔ اس دن کہا جائے گا کہ کیا یہ حق نہ تھا"۔ (کتاب البریّہ۔ صفحہ ۷۵-۷۶)۔ (تذکرہ۔ صفحہ ۳۱۰۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

۱۱؍جنوری ۱۹۰۶ء۔ الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام:

"قَالُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ"۔

(الاستفتاء، روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۷۰۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ترجمہ ہے: اور کہیں گے کہ یہ خدا کا فرستادہ نہیں۔ کہہ میری سچائی پر خدا گواہی دے رہا ہے۔ اور وہ لوگ گواہی دیتے ہیں جو کتاب اللہ کا علم رکھتے ہیں۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۴۔ و تذکرہ صفحہ ۵۹۲۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَاللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (التوبہ: ۱۸)

کینیا (Kenya) مشرقی افریقہ کے شہر نیروبی کے Kasarani علاقہ میں احمدیہ مسجد کا بابرکت افتتاح

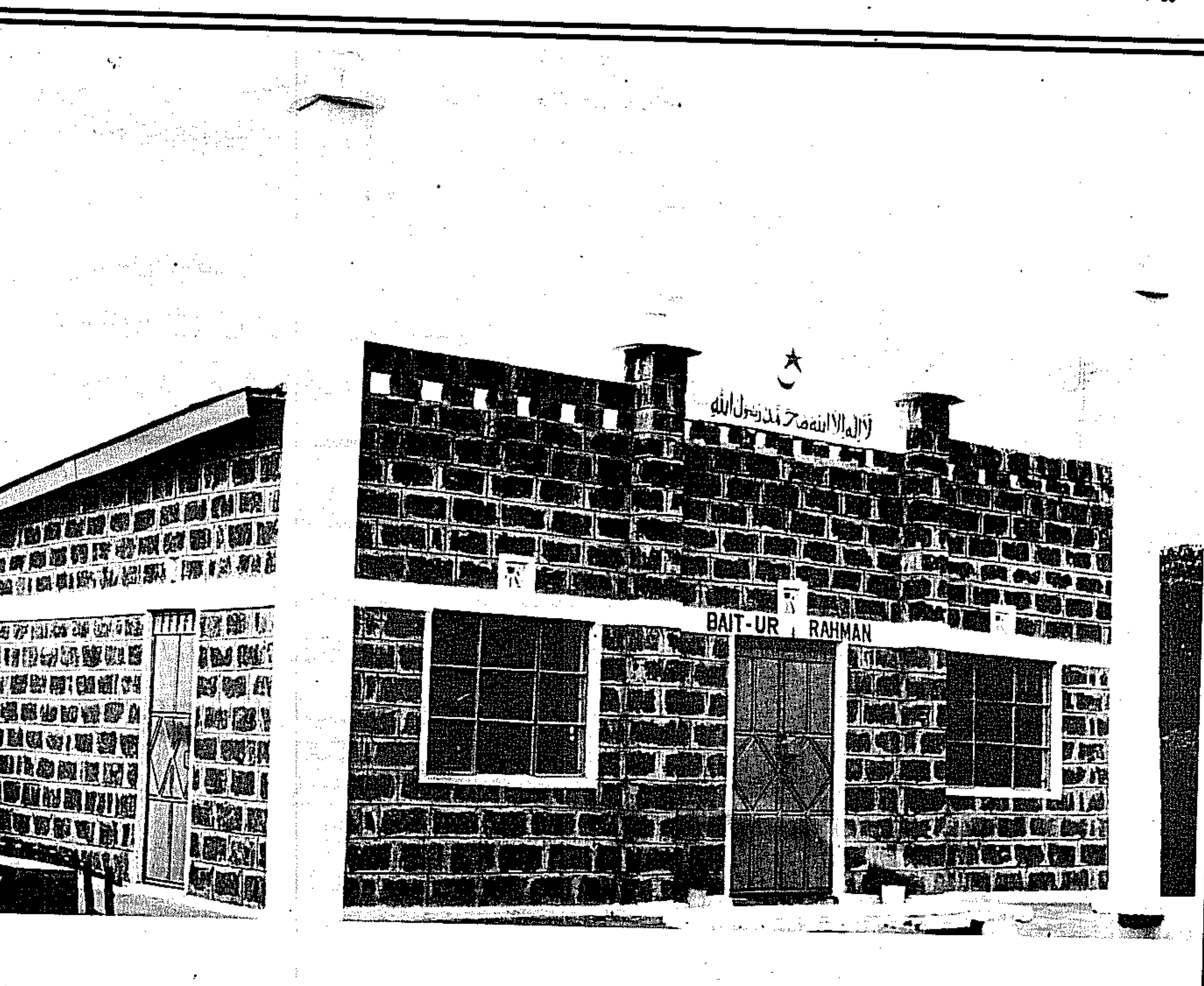

نیروبی کے Kasarani علاقہ میں احمدیہ مسجد کا ایک خوبصورت منظر

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کینیا کی جماعت کو بھی ایک سو مساجد کی تعمیر کا منصوبہ دیا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک جماعت احمدیہ کینیا بہت سے نئے نئے علاقوں میں حسب ضرورت مساجد تعمیر کر چکی ہے اور یہ سلسلہ دن رات جاری ہے۔

نیروبی شہر میں سالہا سال سے ایک ہی مسجد تھی۔ گزشتہ سال کے آخر پر اللہ تعالیٰ نے ایک دوسری مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ یہ مسجد کسرانی (Kasarani) کے ایریا میں ہے۔ خدا کے فضل سے مردوں عورتوں اور بچوں کی ایک کثیر تعداد یہاں پر موجود ہے۔ معلم کا سنٹر بھی ہے۔ اس سارے علاقہ میں جو کہ دس پندرہ میل کا ہے کسی فرقہ کی کوئی مسجد نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسجد کی تعمیر کے بعد اس علاقہ کو احمدیت سے خوب نوازا ہے اور بہت اچھی جماعت بن گئی ہے۔ اسی طرح اس کے ارد گرد بھی مزید چھوٹی چھوٹی جماعتیں بن گئی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت اس مسجد کا نام "بیت الرحمٰن" تجویز فرمایا ہے۔ اس مسجد کے افتتاح پر خدا کے فضل سے تین صد کے قریب حاضری تھی۔

اس مسجد کی تعمیر کا خرچ نیروبی جماعت کے ایک دوست مکرم عبد المنان قریشی صاحب کی فیملی نے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ قربانی قبول فرمائے اور مزید توفیق دے۔ آمین۔

جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والے

مہمانوں اور میزبانوں کے لئے

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مختلف اوقات میں فرمودہ ہدایات کا انتخاب

مرتبہ: ظہور احمد۔ لندن

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کے پروگراموں کا ایک اہم حصہ ہے۔ اس کا آغاز سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خود فرمایا اور اس کی غیر معمولی اہمیت اور اغراض و مقاصد کو تفصیل سے بیان فرمایا اور مہمانوں اور میزبانوں کے لئے نہایت اہم زریں ہدایات ارشاد فرمائیں۔ جلسہ کی اہمیت کا ذکر ایک موقع پر آپ نے یوں فرمایا:۔

"اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۃ اللہ پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۳۴۱)

اسی طرح فرمایا:۔

"ہر یک صاحب جو اس للہی جلسے کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے۔ اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔ اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے۔ اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے۔ تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو"۔ (اشتہار ۷؍دسمبر ۱۸۹۲ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۳۴۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۹۷ء سے ۲۰۰۰ء کے چار سالوں میں مختلف خطبات جمعہ میں جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والے مہمانوں اور میزبانوں کو جو ہدایات ارشاد فرمائیں ان کا ایک انتخاب کم و بیش حضور ایدہ اللہ ہی کے مبارک الفاظ میں ہدیۂ قارئین ہے۔ اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ تمام شاملین جلسہ کو ان ارشادات پر کماحقہ عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

......☆......☆......

مہمانوں و میزبانوں کے لئے عمومی نصیحتیں

❁ ذکرِ الٰہی اور درود شریف میں وقت گزاریں:

ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنے میں اپنا وقت گزاریں اور التزام کے ساتھ نماز باجماعت کی پابندی کریں ۔ فضول گفتگو سے اجتناب کریں ۔ باہمی گفتگو میں دھیما پن ہو اور وقار ہو۔ تلخ گفتگو آپ کو بھی تکلیف دیتی ہے اور جس دل پر جا کے پڑتی ہے اس کو بھی تکلیف دیتی ہے۔ پس یاد رکھیں کہ دل سے تلخی کو نہ اٹھنے دیں۔ اگر ہے اور مجبوری ہے تو اس کو دبا جائیں خدا کی خاطر صبر اختیار کریں تو اس سے انشاء اللہ آپ بھی پاک صاف رہیں گے اور آپ کا ماحول بھی پاک صاف رہے گا۔ جلسہ کی کارروائی وقار کے ساتھ سننی چاہئے۔

❁ کسی کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ شخص جس سے ایک شخص کو ٹھوکر لگے، بہتر تھا کہ وہ نہ پیدا ہوتا۔ پس جہاں تک ٹھوکر لگانے کا مسئلہ ہے اس کا جرم اور بھی زیادہ سخت ہو جاتا ہے۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ خواہ وہ مقامی دوست ہوں خواہ باہر سے آنے والے ہوں اپنے آپ کو سنبھال کر رکھیں کہ ایسے جلسے میں شرکت کر رہے ہیں جس کی کوئی مثال دنیا میں نہیں۔

❁ اپنی مرکزی حیثیت کو کبھی نہ بھولیں:

آپ بحیثیت جماعت توحید کے علمبردار اس وقت بنیں گے جب آپ دنیا میں خدا کے نیچے خدا کی روحوں کو ایک کر دیں گے بہت سے ملکوں میں ان روحوں کے ساتھ کچھ گندگیاں لپٹ گئی ہیں، کچھ کپڑے چمٹے ہوئے ہیں، کچھ رنگ چمٹے ہوئے ہیں جو روحوں کے اپنے نہیں ہیں۔ اپنی روحوں کو عالمی روح بناؤ اور روح ہے ہی عالمی۔ خدا نے اسے عالمی بنایا تھا۔ انسانوں نے اس کو ملوث کر دیا، انسانوں نے اسے گندا کر دیا، انسانوں نے اسے شخصیتیں عطا کیں جو اس کی شخصیت نہیں ہیں۔ روح تو اللہ کے لئے صاف ہو جانے کا نام ہے اور پھر خدا کے رنگ ایسی روح پر چڑھتے ہیں اور خدا کے رنگ عالمی ہیں۔ آپ جب ایک دوسرے سے ملیں ایک دوسرے سے تعلق رکھیں تو اس مرکزی حیثیت کو کبھی نہ بھولیں۔ ہم سب ایک ہیں اور یہ ایک ہونا غیروں نے بھی محسوس کیا ہے۔

❁ عبادت کو اہمیت دیں:

ایک بات مجھے ہمیشہ یاد رہتی ہے..... کہ عبادت کو ترجیح دیں، عبادت کو اہمیت دیں۔ جلسہ عبادت کرنے والوں کا جلسہ ہے۔ جلسہ اس مقصد کی خاطر ہے کہ خدا کے بندے خدا کے ہو جائیں جو عبادت کے بغیر ممکن نہیں۔ وہ جو روح والی بات میں کہہ رہا ہوں اس کو صاف کرنے کا ایک ہی طریق ہے۔ جب آپ عبادت پر زور دیتے ہیں تو آپ کا تعلق اللہ سے ہو جاتا ہے۔ پھر آپ نہ ٹھوکر لگانے والے رہتے ہیں، نہ ٹھوکر کھانے والے ہوتے ہیں۔ جو شخص بھی عبادت کے ذریعہ اپنے رب کا ہو جائے اسے دنیا کا کوئی انسان بھی دھکا دے کر باہر نہیں کر سکتا۔ یہ اس کی استقامت ہے۔ یعنی یہ وہ لوگ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ "ربنا اللہ" کہہ کر پھر استقامت اختیار کرتے ہیں ۔ ایسے ہی لوگ ہیں جن پر فرشتے اترتے ہیں۔ ایسے ہی وہ لوگ ہیں جن پر اس دنیا میں بھی اگلی دنیا کے رموز کھولے جاتے ہیں۔ ان کو کہا جاتا ہے کہ ہم اس دنیا میں بھی تمہارے ساتھ ہیں، اس دنیا میں بھی تمہارے ساتھ رہیں گے۔

❁ سلام کو رواج دیں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا " اَفْشُوا السَّلَامَ" سلام نشر کرو اور یہ عادت آپ ڈالیں۔ سلام کہنے سے دو باتیں پیش نظر رہیں گی۔ ایک تو یہ کہ آپ ہر آنے والے کی عزت کر رہے ہونگے۔ دوسرا یہ کہ سلام کہہ کر آپ اس کو مطمئن کر رہے ہوں گے کہ آپ کی طرف سے اسے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ آپ کی طرف سے وہ یقیناً امن کی حالت میں رہے گا۔ پس ان دونوں باتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے سلام پھیلانے کی عادت ڈالیں۔

قادیان میں مجھے یاد ہے ایک بہت پیارا دستور تھا کہ دور دور سے آنے والوں کو بعض لوگ اس خیال سے کہ پہل ہم کریں پہلے ہی بہت اونچی آواز میں سلام کر دیا کرتے تھے ۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی یہی سنت تھی۔ آپ ہمیشہ بلند آواز سے دور سے آنے والے کو سلام کہہ دیا کرتے تھے۔

❁ خواتین پردہ کا اہتمام کریں:

خواتین کو میں ہمیشہ نصیحت کرتا ہوں کہ پردے کا لحاظ رکھیں۔ اگر آپ احمدی ہیں اور مہمان کے طور پر آئی ہیں تو جلسے کے دنوں میں آپ پر فرض ہے اور آپ کے ماں باپ پر فرض ہے کہ آپ کو سلیقے کے ساتھ چلنا پھرنا سکھائیں۔ اگر پردے کی عمر نہیں بھی لیکن اتنی عمر ہو گئی ہے جو بیچ بیچ کی عمر ہوتی ہے جہاں پردہ پورا کرو نہ کرو درمیان میں اختیار ہوتا ہے اس عمر کی بچیوں کو خصوصیت کے ساتھ اپنے سر کو اور اپنی چھاتی کو ڈھانپ کر رکھنا چاہئے اور ڈھانپتے وقت بالوں کی نمائش نہیں ہونی چاہئے۔

❁ اعتراض کی بجائے حسن ظن رکھیں:

اگر کوئی ایسی مہمان خاتون ہو جس نے سنگھار پٹار بھی کیا ہو اور پردے کا بھی لحاظ نہ ہو یہ خیال کرنا چاہئے کہ وہ غالباً احمدی نہیں ہے۔ لیکن بعض دوسرے دوست جو مثلاً عرب ممالک سے تشریف لاتے ہیں وہ ہر خاتون سے اسی طرح کے پردے کی توقع رکھتے ہیں جو ہم جماعت میں رائج کر رہے ہیں۔ تو اول تو یہ خیال کریں کہ اعتراض میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ مومن، مومن پر حسن ظن کرتا ہے اس لئے حسن ظن سے کیوں کام نہیں لیتے اور جو منتظمین ہیں ان کے لئے بھی مناسب نہیں ہے کہ ایسی عورتوں کو سخت لفظوں میں یا دوٹوک لفظوں میں کہیں کہ تم پردہ کر کے پھرو۔ بعض دفعہ وہ عورتیں جن کو عادت ہوتی ہے وہ اس بات کو برا مناتی ہیں۔ تو اس موقع پر ہر قسم کی آنے والیاں ہونگی ان کا لحاظ کریں اور لجنہ کی جو سلیقے والی بچیاں ہیں جن کو بات کرنے کا اچھا سلیقہ آتا ہے ان کی ڈیوٹی ہونی چاہئے کہ ایسی عورتوں اور لڑکیوں کو علیحدگی میں نرم الفاظ میں سمجھانے کی کوشش کریں۔ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى نصیحت ضرور فائدہ پہنچاتی ہے۔

بعض دفعہ بعض احمدی خواتین ہیں جو نئی احمدی ہوئی ہیں ان کو بعض احمدیت کے رواجوں کا پتہ نہیں ۔ کچھ ایسے لوگ ہیں جو بیماری کی وجہ سے مجبور ہیں۔ سر کو پوری طرح ڈھانپ نہیں سکتے۔ تو احمدی خواتین کے لئے تو لازم ہے کہ اگر انہوں نے کسی مجبوری سے پردہ نہیں کرنا تو سر کو ڈھانپیں۔

❁ حفاظت (سیکورٹی) کا نظام:

جماعت احمدیہ کا جو حفاظت کا نظام ہے یہ کُل عالم میں یکتا ہے اور اس میں ادنیٰ سا بھی مبالغہ نہیں۔ دنیا میں کہیں کسی اجتماع پر یا کسی دنیا کے بڑے سربراہ کے لئے حفاظت کا ایسا مؤثر انتظام نہیں ہوتا جتنا جماعت احمدیہ میں روایتاً رائج ہو چکا ہے۔ اس کے کچھ پہلو ہیں جو میں آپ کے سامنے کھول کر بیان کرنا چاہتا ہوں۔

سب سے بڑی حفاظت کا انتظام تو آپ خود ہیں۔ آنکھیں کھول کر پھریں اور جس شخص سے بھی آپ کو احساس ہو کہ خطرہ ہو سکتا ہے اس کے متعلق چند باتیں پلّے باندھ لیں۔ میری نصیحت ہے

آنے والوں کو بھی اور رہنے والوں کو بھی جو بھی جلسے میں ہوں کہ اپنے دائیں بائیں کی حفاظت کریں۔ دنیا میں کہیں بھی یہ نظام رائج نہیں۔ جب بھی کوئی شخص حملہ کرنا چاہتا ہے اس کو لازماً کوئی تیزی سے حرکت کرنی پڑتی ہے۔ وہ جیب کی طرف یا کہیں ہاتھ ڈالتا ہے اگر دائیں بائیں بیٹھے ہوئے ہوشیار ہوں تو ناممکن ہو جائے گا اس کے لئے کہ ایسی حرکت کر سکے۔ پس اصل نگران تو اللہ ہی ہے مگر اللہ نے جو طریقے سمجھائے ہیں ان طریقوں پر عمل کرنا تو ضروری ہے۔ تو اپنے دائیں بائیں سے بیدار مغز رہیں اور جو اچھے لوگ بھی ہیں بعض دفعہ ان میں بھی جن کو آپ اچھا سمجھ رہے ہیں بعض بد چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لئے نگرانی کا یہ نظام سب پر حاوی کر دیں۔ **ہر شخص اپنے دائیں بائیں کا نگران ہو۔** اگر آپ یہ صورت اختیار کریں تو چلتے پھرتے آتے جاتے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ حفاظت کا انتظام ایسا اعلیٰ ہو گا کہ دنیا میں کبھی کسی سربراہ کے لئے ایسا انتظام نہ ہوا، نہ ہو سکتا ہے۔ جب دو رویہ کھڑے ہوں تو اس وقت بھی اس کا خیال رکھیں۔

نظام جماعت کا فرض ہے کہ حفاظت کا انتظام بھی کرے اور ایسے لوگوں پر آنکھ رکھے جن کے متعلق احتمال ہے کہ وہ شرارت کی خاطر آئے ہیں پس ایسے موقع پر آپ کو کیا کرنا چاہئے۔ ایسے موقع پر جو انتظام ہے حفاظت کا اس کو چاہئے کہ موبائل فورس رکھے۔ تو حکمت کے ساتھ حفاظت کا فرض پورا کرتے ہوئے اس کے اوپر کسی نگران کو مقرر کرتے ہوئے پھر آپ انتظامیہ سے رابطہ کریں۔

حفاظت کے نظام میں کھڑے پہرہ داروں کی بجائے زیادہ سے زیادہ چلنے پھرنے والے عام طور پر پہرہ داروں کے طور پر شناخت نہ کئے جانے والے لوگ زیادہ ہونے چاہئیں۔ انکے پاس Pass ایسے پاس ہونے چاہئیں جو اگر انتظام روکے تو دکھا دیں کہ ہم خاص حفاظت کے انتظام پر مقرر ہیں لیکن فری موبائل فورس یہ سیکیورٹی کے لئے یا حفاظت کے لئے بہت ہی ضروری ہے۔ ضرورت سے زیادہ آدمی اور ڈنڈوں کی طرح نصب ہوئے ہوئے، دوسری طرف منہ کئے ہوئے۔ وہ خود ایک سیکیورٹی ٹارگٹ ہیں جس کو انگریزی میں Sitting Duck Target کہتے ہیں وہ تو ایک مرغابی کی طرح بیٹھے ہوتے ہیں جو چاہے ان کو نشانہ بنائے، انہوں نے کیا حفاظت کرنی ہے۔ مگر عام حالات میں پہرے کے لئے آپ کو زیادہ سے زیادہ غیر معروف پہرے داروں کی ضرورت ہوتی ہے جو عام لوگوں میں ملیں جلیں پھریں اور ان کو کوئی پہچانے نہ کہ یہ کون ہیں۔

اور دوسری بات اس میں ضروری ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ مختلف ممالک کے دوستوں کو اس نظام سے وابستہ کریں جہاں صرف میزبان نہیں بلکہ مہمان بھی میزبانوں کی طرح خدمت سرانجام دیں گے۔ اس میں ہر قسم کے ایسے دوست شامل ہوں جو مختلف ملکوں سے آنے والے ہوں۔ اگر کسی بنگالی کا مسئلہ درپیش ہو تو کوئی بنگالی نظام کا حصہ لینے والا وہاں موجود ہو۔ اس کو بھیجا جا سکتا ہے وہ پتہ کرے کہ یہ کون صاحب ہیں۔ اگر کوئی افریقن ہے گھانا کے ہیں تو گھانا کے کچھ دوست اس نظام سے منسلک ہونے چاہئیں۔ پاکستان کے مختلف علاقوں سے کچھ نہ کچھ آنے والے مہمانوں کو تکلیف دی جا سکتی ہے کہ وہ اس نظام سے منسلک ہوں۔ سیکیورٹی مائنڈڈ (Security Minded) ہونا ہر احمدی کا فرض ہے لیکن اخلاقِ فاضلہ کے ساتھ۔ اس سیکیورٹی مائنڈڈ ہونے کو یعنی حفاظت کے لحاظ سے ذہنی طور پر باشعور ہونا۔ اس کو سیکیورٹی مائنڈڈ کہتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہرگز اخلاق کو اس پر قربان نہیں کرنا۔

❁ متفرق امور:

❁...... اگر نماز اور جلسے کے دوران کوئی بچہ روئے تو اس کو فوراً الگ لے جانا چاہئے اور غالباً اس دفعہ پہلے کی طرح یہ بھی انتظام ہے کہ وہ عورتیں جو بچوں والی ہیں ان کے لئے الگ مارکی موجود ہے اگر کوئی بچہ روئے تو اس کو اس مارکی میں منتقل کیا جا سکتا ہے۔

❁...... وقت کی پابندی کا خیال رکھیں۔ جلسہ کی تقریروں کے دوران باہر کھڑے ہو کر آپس میں باتیں نہ کریں۔ صفائی کا خیال رکھیں، مسجد، رہائش گاہ، جلسہ گاہ اور سارا ماحول صاف ستھرا رکھنے میں تعاون فرمائیں۔ غسل خانوں کی صفائی کا خاص خیال رکھیں۔

❁...... لندن میں گاڑیاں پارک کرتے وقت خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ بعض گھروں کے سامنے اپنی گاڑیاں پارک کر دیتے ہیں جس سے ہمسایوں کو تکلیف ہوتی ہے اس لئے ہرگز کسی کو تکلیف نہیں دینی، کسی کا رستہ نہیں روکنا، کسی کے رستے میں گاڑی نہیں کھڑی کرنی۔ اگر مجبوراً گاڑی پارک کرنے کی وہاں جگہ موجود نہ ہو تو بے شک دور کریں وہاں سے پیدل آ جائیں مگر اپنی سہولت کی خاطر گاڑی لوگوں کی تکلیف کا موجب نہ بنے۔

❁...... لنگر خانہ میں نماز کی ادائیگی کا انتظام ہونا چاہئے اور پہرہ دار بھی ضرور نماز ادا کریں۔ ان کے افسران کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ اس کا خیال رکھیں۔

❁...... اسلام آباد کی حدود میں داخلہ سے قبل متعلقہ حفاظتی عملہ کے سامنے خود ہی چیکنگ کے لئے پیش ہو جایا کریں۔ یہ تاثر نہ ہو کہ آپ مجبوراً آمادہ کئے گئے ہیں۔

ہر وقت شناختی کارڈ لگا کر رکھیں اور اگر کوئی شخص اس کے بغیر نظر آئے تو اس کو بھی نرمی سے سمجھائیں۔

❁...... اپنی قیمتی اشیاء پر نظر رکھیں۔ بعض دفعہ ایسے بڑے اجتماعات کے موقع پر کئی قسم کے شریر لوگ بھی آ جاتے ہیں، بھیس بدل کر وہ جیب کترے بھی آ جاتے ہیں اس لئے بہت احتیاط کریں اور گری پڑی چیز کے متعلق ویسے تو وہیں رہنے دینا چاہئے مگر اس لئے کہ کوئی دوسرا آدمی غلط نیت سے اس کو اٹھا نہ لے بے شک اس کو اٹھا کر گمشدہ اشیاء کے شعبہ تک پہنچا دیا کریں۔ وہ اعلان کر کے بتا دیں گے جس شخص کی بھی وہ چیز ہوگی اس کو واپس کر دیں گے۔

❁...... اسی طرح گمشدہ بچوں پر نظر رکھیں، ان کو گمشدہ اشیاء کی طرح گمشدہ چیزوں کے خیمہ میں پہنچائیں اور ان کے متعلق وہ اعلان کر دیں گے۔

❁ ویزا کے بارہ میں ہدایت:

جو احباب جلسے کا ویزہ لے کر آتے ہیں اور جلسے کے تعلق میں ان کو حکومت کی طرف سے ویزہ دیا جاتا ہے یعنی برٹش گورنمنٹ کی طرف سے وہ یاد رکھیں کہ اس میں کوئی دھوکہ جائز نہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ ہم نے تو کہا ہی نہیں تھا جلسے کا انہوں نے خود ہی دے دیا۔ یہ غلط ہے۔ صرف بہانہ سازی ہے۔ یہ ہجرت نہیں بلکہ گناہ ہے کہ روزی کمانے کی خاطر، دوسری ضرورتوں کی خاطر آپ حکومت سے استفادہ کرتے وقت حکومت کی اپنی ضرورتوں کو نظر انداز کریں۔ واپس جائیں اور پھر اللہ سے دعا مانگیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے لئے پھر کوئی بہتر صورت بنا دے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(باقی اگلے شمارہ میں)

بقیہ: جماعت احمدیہ ٹانگا کا صوبائی تربیتی جلسہ از صفحہ نمبر ۱۶

تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس اجلاس میں دو تقاریر کے بعد سوال و جواب کی مجلس شروع ہوئی جس میں احباب نے بہت ہی شوق سے حصہ لیا۔

تیسرا اجلاس

ٹانگا ریجن کے صوبائی جلسہ کا تیسرا اجلاس دوپہر کے کھانے کے بعد تین بجے شروع ہوا۔ جس کی صدارت بکر عبید کالوٹا مبلغ سلسلہ عروشہ نے کی۔ اس اجلاس میں تین تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر میں خاکسار مبارک محمود مبلغ سلسلہ ٹانگا نے سورۃ الکوثر کی تفسیر بیان کی۔ دوسری تقریر مکرم عبدالرحمٰن عامے صاحب، نیشنل جنرل سیکرٹری نے رحمۃ للعالمینؐ کے موضوع پر کی اور آخر پر مکرم مظفر احمد صاحب درانی امیر و مبلغ انچارج تنزانیہ نے تقریباً دو گھنٹے تک حضرت مسیح موعودؑ کے نشانات اور صداقت کے موضوع پر خطاب کیا۔

حاضری

صوبائی جلسہ میں صوبہ بھر سے کل حاضرین کی تعداد چار صد سے زائد تھی جس میں ۹۰ فیصد نو احمدی تھے۔ الحمد للہ کہ نئے احمدیوں کا جذبہ بھی قابل دید تھا۔ کھانا پکانا، صفائی اور دوسرے شعبوں میں بہت سے نئے احمدیوں نے پرانے احمدیوں کے جذبہ کی طرح بہت ہی شوق اور محنت سے ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ باوجود دو دن شدید بارشوں کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا یہ پہلا جلسہ بہت ہی کامیاب رہا۔ لوگوں نے بہت ہی اچھا تاثر لیا اور بہت کچھ اس جلسے سے سیکھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسے کے نیک اثرات کے ساتھ ساتھ اچھے ثمرات بھی عطا فرمائے اور ہمیں مزید کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

درود اور اتباع رسولؐ قبولیت دعا کے ذرائع ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"قبولیت کے تین ہی ذریعے ہیں۔ اول اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِی۔ دوم یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ سوم موہبت الٰہی"۔

(ریویو آف ریلجینز جلد ۳ صفحہ ۱۴، ۱۵)

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 020 - 8553 3611

KMAS TRAVEL
وہ تمام احباب جو امسال جلسہ سالانہ لندن پر جانے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ
Calais/Dover/Calais روٹ پر جانے کے لئے
فیری کے سستے ٹکٹ کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔ نیز ہوائی جہاز کے سستے ٹکٹ بھی دستیاب ہیں۔
بلجیم، ہالینڈ، فرانس اور Swiss کے احباب بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔
KMAS TRAVEL
DIESEL Str - 20, 64293 DARMSTADT (Germany)
Phono:0049-6151- 8700646 - 6150 - 866391
HANDY: 0170-5534658

تاریخ احمدیت سے

احمدی مسلمان خواتین کی مالی قربانیوں سے
سکینڈے نیوین ممالک میں تعمیر ہونے والی پہلی مسجد
مسجد نصرت جہاں (کوپن ہیگن)

حضرت مصلح موعودؓ کے زمانۂ خلافت میں اوسلو (ناروے) سٹاک ہالم اور مالمو (سویڈن) اور کوپن ہیگن (ڈنمارک) میں نئی جماعتیں بنیں۔ بعض اور شہروں میں بھی بیعتیں ہوئیں۔ ڈینش ترجمہ و تفسیر قرآن کے کام کا آغاز ہوا۔ مشن کو اتنی وسعت ہوئی کہ ایک مرکزی مبلغ کے علاوہ تین یورپین نو احمدی، عبدالسلام صاحب میڈسن ڈنمارک میں، الحاج سیف الاسلام محمود ابرکسن صاحب سویڈن میں اور الاستاذ نور احمد صاحب بولستاد ناروے میں اعزازی مبلغ بنائے گئے۔

خواتین احمدیت کی مالی قربانی

حضرت سیّدہ اُمّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ۲۷ر دسمبر ۱۹۶۴ء کو احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ پر تحریک فرمائی کہ حضرت مصلح موعودؓ کے عہد خلافت پر پورے پچاس برس گزر چکے ہیں۔ خداتعالیٰ کے اس عظیم فضل و احسان کا عملی شکریہ ادا کرنے کے لئے انہیں یورپ کے کسی ایک ملک میں خانۂ خدا تعمیر کرنا چاہئے۔ (روزنامہ الفضل ۲رجنوری ۱۹۶۵ء صفحہ ۴)۔ اور اس کے لئے ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن کو تجویز کیا جہاں سید مسعود احمد صاحب مبلغ اسلام کی شبانہ روز کوشش سے خانۂ خدا کے لئے زمین خریدی جا چکی تھی۔ مسجد فضل لنڈن اور مسجد مبارک ہیگ کی طرح مسجد کوپن ہیگن کی تحریک پر بھی خواتین احمدیت نے نہایت شاندار طور پر لبیک کہا۔

مسجد نصرت جہاں کا سنگ بنیاد

اس مسجد کی بنیاد صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے جمعۃ المبارک ۶رمئی ۱۹۶۶ء کو ٹھیک ایک بجے دوپہر کوپن ہیگن میں رکھی۔

کئی روز قبل ہی اخبارات میں اس کے سنگ بنیاد کا چرچا شروع ہو چکا تھا۔ ایک روز قبل ڈینش ریڈیو نے اہم خبروں میں یہ خبر بار بار نشر کی۔ محترم چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب، امام مسجد لنڈن بشیر احمد صاحب رفیق، مسز احسان اللہ ڈینش نو مسلمہ لنڈن سے، مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب امام مسجد ہمبرگ جرمنی سے، مکرم برادرم نور احمد صاحب بولستاد اوسلو، ناروے سے اور متعدد احمدی بھائی سویڈن سے اس تقریب میں شمولت کے لئے تشریف لائے۔ سنگ بنیاد کی کارروائی ساڑھے بارہ بجے شروع ہونی تھی۔ اس سے قبل ہی سفیر ایران اور ان کے سیکرٹری، ترکی، انڈونیشیا اور سینیگال ایمبیسی کے فرسٹ سیکرٹری، لارڈ میئر کے سٹاف کے اکثر ممبر اور ڈپٹی میئر، عرب اور ایران کے تجار اور ڈینش مسلمان ایک گیند نما خیمہ میں جمع تھے۔ کارروائی کے دوران پاکستان کے وزیر قانون اور پاکستانی ایمبیسی کے فرسٹ سیکرٹری بھی تشریف لائے۔ ٹھیک ساڑھے بارہ بجے تلاوت قرآن مجید ہوئی۔ سورۃ البقرہ آیت ۱۲۵ تا ۱۳۰ (ان آیات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کعبہ کے وقت کی دعائیں ہیں) کے بعد ان کا ترجمہ احباب کو سنایا گیا۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے عمدہ انداز میں یورپ میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ مساجد کی تعمیر، ان کی تاریخ، مسجد کی اہمیت اور مقام پر روشنی ڈالی اور پھر احمدی مستورات کی ان مالی قربانیوں کا بڑے مؤثر رنگ میں ذکر فرمایا جو انہوں نے ڈنمارک، ہیگ (ہالینڈ)، اور لنڈن کی مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں کیں۔ حاضرین اور بیشتر اخبارات نے بھی لجنہ کی قربانیوں کو بہت سراہا۔ آپ کے خطاب کا ڈینش ترجمہ مکرم برادرم عبدالسلام میڈسن نے احباب کو سنایا۔ جس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب محراب کی سمت بڑھے جہاں سنگ بنیاد رکھنے کا پروگرام تھا۔ بنیاد کے لئے مسجد مبارک قادیان کی ایک اینٹ حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ نے دعا کے بعد اپنی زندگی ہی میں بھجوا دی تھی۔ اس اینٹ کو برادرم عبدالرؤف خان صاحب نے احرام کے کپڑے کے ایک ٹکڑے پر (جو آب زمزم سے دھلا ہوا تھا) رکھا۔ مبلغ انچارج مکرم عبدالسلام میڈسن صاحب، نور احمد بولستاد صاحب اور زکریاسن آرکیٹیکٹ نے اس کو چاروں کونوں سے پکڑا اور صاحبزادہ صاحب نے یہ اینٹ عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ مسجد کے مجوزہ محراب میں کعبۃ اللہ کی سمت میں نصب کر دی اور پھر رقت آمیز دعا کرائی۔ سنگ بنیاد رکھنے کے بعد معزز مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا اور فرداً فرداً تمام احباب سے ملاقات کی گئی۔ عربوں کے ایک نمائندہ کی طرف سے جماعت کا شکریہ ادا کیا گیا اور عربی میں سب احباب کو خوش آمدید کہا۔ پھر ڈپٹی لارڈ میئر نے جماعت کو خوش آمدید کہا اور اس علاقہ میں مسجد تعمیر ہونے پر خوشی کا اظہار کیا۔ کھانے کی تیاری میں لجنہ کی سیکرٹری صاحبہ مسز مریم ملر اور مسز مبارکہ میڈسن اور مسز جمال نے بہت محنت اٹھائی۔ کھانے کے بعد مکرم برادرم عبدالسلام میڈسن نے جمعہ کی اذان دی اور حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب نے خطبہ جمعہ دیا جس میں مسجد کے مقام کی وضاحت کی اور فرمایا کہ موجودہ سائنسی دور میں روحانیت اور مادی ترقی صرف اس صورت میں ہم آہنگ ہو سکتی ہے کہ ہر انسان اپنے تئیں اعمال کے لئے خدا کے سامنے جواب دہ تصور کرے۔

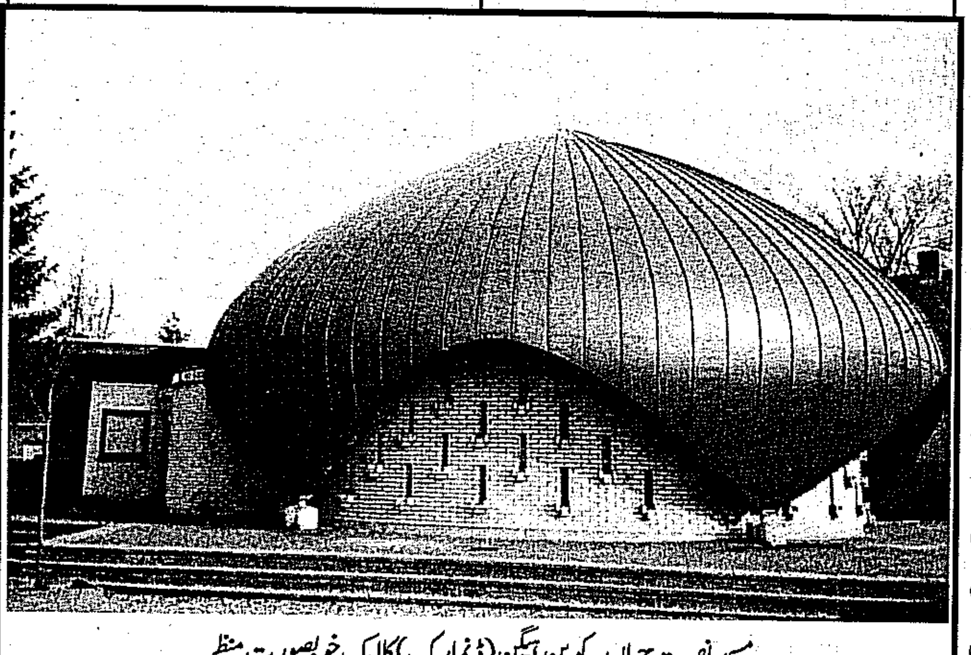

مسجد نصرت جہاں۔ کوپن ہیگن (ڈنمارک) کا ایک خوبصورت منظر

اکثر اخبارات نے حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ کی سنگ بنیاد کے وقت موجودگی اور پہلا جمعہ پڑھانے کو بہت اہمیت دی اور مشن کی شہرت میں بہت اضافہ ہوا۔ سنگ بنیاد کا پروگرام ڈینش اور سوئس (Swiss) ٹیلیویژن پر دکھایا گیا۔ ڈینش پریس نے سنگ بنیاد کی بکثرت خبریں شائع کیں اور چار اخبارات نے اس پر اداریے بھی سپرد قلم کئے۔

مسجد نصرت جہاں کا افتتاح

سکینڈے نیویا کی اس پہلی اور تاریخی مسجد کا مبارک افتتاح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے مقدس ہاتھوں سے ۲۱رجولائی ۱۹۶۷ء کو ہوا۔ حضور نے پہلے اس مسجد میں پہلی نماز جمعہ پڑھائی اور اس کے بعد ایک مختصر مگر پر معارف انگریزی خطاب فرمایا جس کے پہلے حصہ میں اسلام کی اس بے مثال تعلیم کو نمایاں طور پر پیش کیا کہ مسجد خانہ خدا ہے، کسی کی ملکیت نہیں۔ لہذا اسلامی مساجد کے دروازے ہر ایسے فرد اور ہر ایسی مذہبی جماعت کے لئے کھلے ہیں جو خدائے واحد کی پرستش کرنا چاہے۔ خطاب کے دوسرے حصہ میں حضور نے پنج بنائے اسلام کی تشریح فرمائی اور بتایا کہ یہ پانچ ستون ہیں جن پر مسجد استوار ہوتی ہے۔ (مفصل تقریر ملاحظہ ہو روزنامہ الفضل ربوہ، ۱۱راگست ۱۹۶۷ء صفحہ ۳،۵)۔ اس تقریر کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔

اس یادگار افتتاحی تقریب میں یورپ کے مبلغین اسلام، احمدی احباب، غیر ملکی سفراء، ڈنمارک کی سربرآوردہ شخصیتیں اور کوپن ہیگن کے معزز شہری کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اس موقع پر حضور نے پریس کانفرنس سے بھی خطاب فرمایا جس میں عالمی اخبارات کے نمائندوں نے بھاری تعداد میں شرکت کی۔ نیز ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے حضور کا خصوصی انٹرویو بھی ریکارڈ کیا۔

کوپن ہیگن میں حضورؒ ایک ہفتہ قیام فرما رہے اور پھر ۲۷رجولائی ۱۹۶۷ء کو انگلستان میں تشریف لے آئے۔ اس دوران افتتاح مسجد کے بعد بھی حضور کی اہم دینی مصروفیات نقطۂ عروج پر رہیں۔ مثلاً ۲۲رجولائی کی شام کو حضور کی خدمت میں ڈینش مشنری سوسائٹی کے بعض نامور مناد، کوپن ہیگن یونیورسٹی کے مستشرق اور کوپن ہیگن میوزیم کے ایتھنالوجی ڈیپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر اور ان کے مشیر کے علاوہ عیسائی منادوں کے ایک بورڈ کے وہ ممبر حاضر ہوئے جو ان دنوں احمدیت پر ریسرچ کر رہے تھے۔ سب سے پہلے سیکرٹری ڈینش مشنری سوسائٹی نے ارکان وفد کا تعارف کروایا۔ پھر سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ ملاقات کے آخر پر حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسب ذیل چیلنج کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر فرمایا کہ یہ دعوت اب بھی کھلی ہے۔ ہمیں خوشی ہوگی اگر عیسائیت کی سچائی اور صداقت کا فیصلہ کرنے کے لئے عیسائی حضرات یہ دعوت قبول کر لیں۔ چیلنج یہ تھا کہ:

"توریت اور انجیل قرآن کا کیا مقابلہ کریں گی۔ اگر صرف قرآن شریف کی پہلی سورۃ کے ساتھ ہی مقابلہ کرنا چاہیں یعنی سورۃ فاتحہ کے ساتھ جو فقط سات آیتیں ہیں اور جس ترتیب انسب اور ترکیب محکم اور نظام فطرتی سے اس سورۃ میں صدہا حقائق اور معارف دینیہ اور روحانی حکمتیں درج ہیں ان کو موسیٰ کی کتاب یا یسوع کے چند ورق انجیل سے نکالنا چاہیں تو گو ساری عمر کوششیں کریں تب بھی یہ کوشش لاحاصل ہوگی اور یہ بات لاف و گزاف نہیں بلکہ واقعی اور حقیقی یہی بات ہے کہ توریت اور انجیل کو علم حکمیہ میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ بھی مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں۔ ہم کیا کریں اور کیونکر

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

فیصلہ ہو۔ پادری صاحبان ہماری کوئی بات بھی نہیں مانتے ، بھلا اگر وہ اپنی توریت اور انجیل کو معارف اور حقائق کے بیان کرنے اور خواص کلام الوہیت ظاہر کرنے میں کامل سمجھتے ہیں تو ہم بطور انعام پانسو روپیہ نقدان کو دینے کے لئے تیار ہیں"۔ (کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب"۔ صفحہ ۳۴: طبع اول ،۲۲رجون ۱۸۹۷ء)

اس کے علاوہ حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حسب ذیل چیلنج بھی دہرایا:

"جس قدر اصول اور تعلیمیں قرآن شریف کی ہیں وہ سراسر حکمت اور معرفت اور سچائی سے بھری ہوئی ہیں اور کوئی بات ان میں ایک ذرّہ مواخذہ کے لائق نہیں اور چونکہ ہر ایک مذہب کے اصولوں اور تعلیموں میں صدہا جزئیات ہوتی ہیں اور ان سب کی کیفیت کا معرض بحث میں لانا ایک بڑی مہلت کو چاہتا ہے اس لئے ہم اس بارہ میں قرآن شریف کے اصولوں کے منکرین کو ایک نیک صلاح دیتے ہیں کہ اگر ان کو اصول اور تعلیمات قرآنی پر اعتراض ہو تو مناسب ہے کہ وہ اوّل بطور خود خوب سوچ کر دو تین ایسے بڑے سے بڑے اعتراض بحوالہ آیات قرآنی پیش کریں جو ان کی دانست میں سب اعتراضات سے ایسی نسبت رکھتے ہوں جو ایک پہاڑ کو ذرہ سے نسبت ہوتی ہے۔ یعنی ان کے سب اعتراضوں سے ان کی نظر میں اقویٰ واشد اور انتہائی درجہ کے ہوں۔ جن پر ان کی نکتہ چینی کی پرزور نگاہیں ختم ہو گئی ہوں اور نہایت شدت سے دوڑ دوڑ کر انہی پر جا کر ٹھہری ہوں۔ سو ایسے دو یا تین اعتراض بطور نمونہ پیش کر کے حقیقت حال کو آزما لینا چاہئے کہ ان سے تمام اعتراضات کا بآسانی فیصلہ ہو جائے گا کیونکہ اگر بڑے اعتراض بعد تحقیق ناچیز نکلے تو پھر چھوٹے اعتراض ساتھ ہی نابود ہو جائیں گے اور اگر ہم ان کا کافی وشافی جواب دینے سے قاصر رہے اور کم از کم یہ ثابت نہ کر دکھایا کہ جن اصولوں اور تعلیموں کو فریق مخالف نے بمقابلہ ان اصولوں اور تعلیموں کے اختیار کر رکھا ہے وہ ان کے مقابل پر نہایت درجہ رذیل اور ناقص اور دُور از صداقت خیالات ہیں تو ایسی حالت میں فریق مخالف کو در حالت مغلوب ہونے کے فی اعتراض پچاس روپیہ بطور تاوان دیا جائے گا"۔

تقریب افتتاح کا چرچا ڈنمارک پریس میں

ڈنمارک پریس نے کوپن ہیگن کے افتتاح کا وسیع پیمانہ پر چرچا کیا۔ اس سلسلہ میں چند اخبارات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱)...... ڈنمارک کے ایک ہفت روزہ اخبار "Valby Bladet" نے اپنی ۲۷رجولائی ۱۹۶۷ء کی اشاعت میں زیر عنوان "سکنڈے نیویا میں سب سے پہلی مسجد کا افتتاح اور خلیفہ صاحب کی مجلس" لکھا:

"اس مجلس میں روحانی آزادی سے ہمکنار کرنے والی ایک عجیب و غریب فضا چھائی ہوئی تھی۔ اس عجیب و غریب اور حریت نواز ماحول میں مغربی پاکستان سے تشریف لائے ہوئے خلیفہ مرزا ناصر احمد صاحب کی عظیم اور واجب الاحترام شخصیت سب کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی تھی۔ آپ کا چہرہ گہری بھووں اور سفید ریش سے مزیّن تھا۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ گویا ان بزرگ اور مقدس ہستیوں میں سے جن کا ذکر کتاب موسیٰ میں آتا ہے، ایک بزرگ اور مقدس ہستی ہمارے درمیان تشریف فرما ہے۔ فی الواقعہ ہر شخص نے اس عظمت اور تقدس کو محسوس کیا جو آپ کے وجود میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ یہ احساس اور تاثر اس وقت اور بھی زیادہ اجاگر ہو گیا جب آپ نے ان الفاظ کے ساتھ پریس کانفرنس کا آغاز فرمایا:

"مَیں جنگ نہیں امن کا حامی ہوں اور امن کے ایک پیرو کی حیثیت سے خدا کے اس گھر کے دروازے لوگوں پر کھولنے آیا ہوں"۔

افتتاحی تقریر کے بعد گہری خاموشی کے عالم میں تین منٹ کی دعا ہوئی۔ ٹیلی ویژن والوں، ان کی سیلاب کی طرح اُمڈی چلی آنے والی روشنیوں، اخبار نویسوں اور ان کے کیمروں سے پھوٹ نکلنے والی فلیش لائٹوں کے باوجود مسجد کے گول کمرے میں ہر طرف وجد آفریں اور پرکیف خاموشی طاری تھی۔ دعا کے ختم ہونے پر بھی یہ کیفیت دیر تک جاری رہی۔ اور آہستہ آہستہ پہلی حالت واپس آئی۔

افتتاح کا اصل آغاز خلیفہ صاحب کی اقتداء میں نماز جمعہ کی ادائیگی سے ہوا۔ وہ تمام لوگ جو نماز میں شریک ہونے کے خواہشمند تھے انہیں نماز میں شریک ہونے کی عام اجازت تھی لیکن ان کے لئے ضروری تھا کہ وہ جوتے اتار کر اور انہیں باہر ہی چھوڑ کر مسجد میں داخل ہوں۔ مسجد کے مقدس کمرہ میں داخل ہونے کے لئے بس یہی ایک شرط تھی۔ بہت سے لوگوں کے لئے جنہیں مسجد کی افتتاحی تقریب میں شرکت کا موقع ملا اس نوع کی عبادت میں حصہ لینا ایک دل موہ لینے والے عظیم تجربہ کی حیثیت رکھتا تھا"۔ (اخبار "Valby Bladet" ۲۷رجولائی ۱۹۶۷ء۔ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۵راگست ۱۹۶۷ء)

(۲)...... اخبار "Kristelig Dag Blad" نے جو کلیسائے ڈنمارک کا ترجمان ہے، اپنی ۲۱رجولائی ۱۹۶۷ء کی اشاعت میں مسجد کی تعمیر کو اسلام کی قوت و عظمت کا درخشندہ نشان قرار دیتے ہوئے لکھا:

"ڈنمارک میں مسجد! آج سے بیس تیس سال قبل یہ تصور ہی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ ڈنمارک میں بھی کوئی مسجد تعمیر ہو سکتی ہے۔ اس وقت ایسا خیال مضحکہ خیز شمار ہوتا اور اس پر قہقہے بلند کئے جاتے۔ **بر حال یہ ماننا پڑے گا کہ اسلام کی اس شاخ نے فی زمانہ تبلیغی جدوجہد کا حیران کن مظاہرہ کیا ہے اور اس میدان میں اس نے بڑی حد تک کامیابی حاصل کی ہے۔ بالخصوص افریقہ میں اس نے جو کامیابی حاصل کی ہے وہ کسی لحاظ سے بھی کم نہیں ہے** ...... ہم آج کی خبر کا نوٹس لینا ضروری سمجھتے ہیں اور ہم تو ان لوگوں کی ہمت اور حوصلہ کی داد دینے کے لئے بھی تیار ہیں جس کے بل پر انہوں نے نسبتاً بہت تھوڑی مدت میں یہ کچھ کر دکھایا۔ اس امر کا احساس ہمارے لئے چنداں دکھ اور تکلیف کا موجب نہیں ہو سکتا خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ اسرائیل اور دنیائے عرب کے درمیان کشیدگی زوروں پر ہے۔ اسلام حقیقتاً ہم سے اتنا دور اور اتنا متروک نہیں ہے جیسا کہ ہمارے آباء واجداد عام طور پر یقین کرتے تھے۔ اسلام کی قوت اور عظمت کا یہ ایک درخشندہ نشان ہے جس کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد آج افتتاح ہوا ہے"۔

(۳)...... ڈنمارک کے ایک اور روزنامہ 'Akulet' نے اپنی ۲۲رجولائی کے طویل ادارتی مقالہ میں لکھا:

"وی ڈورا کی مسجد اس مذہب کی جو عرب کی پسماندہ وخستہ حال سرزمین میں اب بھی زندہ ہے بہت بعد میں پھوٹنے والی ایک چھوٹی سے شاخ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس موجودہ وقت میں اللہ اور اس کے رسول کو یہاں مقبولیت حاصل کرنے میں بہت دقت اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا"۔

(۴)...... ڈنمارک کے ایک اخبار "LolLandstidende" نے اپنے ۲۵رجولائی ۱۹۶۷ء کے پرچہ میں لکھا:

"آج مسلمانوں کا مذہب یعنی دین اسلام ڈنمارک میں پھیلایا جا رہا ہے۔ کوپن ہیگن کے علاقہ وی ڈورا (Hvidovre) میں پہلی مسجد تعمیر ہو گئی ہے۔ اور اس کا افتتاح بھی عمل میں آچکا ہے۔ ایک ایسے وقت میں جبکہ خود ڈنمارک کے کلیسا نے اپنے داخلی حالات کا جائزہ لینے اور آئندہ کے لئے لائحہ عمل تیار کرنے کی غرض سے باقاعدہ ایک کمیشن مقرر کر رکھا ہے۔ اس مسجد کا نوٹس لینا اور اسے قابل اعتناء سمجھنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

عیسائیت ڈنمارک میں ایک ہزار سال سے زائد عرصہ سے قائم چلی آرہی ہے اور یہاں ایسے مناد (مرد اور عورتیں بھی) موجود ہیں جنہوں نے ایسے ممالک میں عیسائیت کا پیغام پہنچایا ہے۔ جہاں اسلام ایک مذہب کی حیثیت سے بہت مقبول ہے۔ لیکن آج صورت حال مختلف ہے۔ اب خود ڈنمارک میں اسلام اور عیسائیت کے درمیان مقابلہ کی طرح پڑ چکی ہے۔ کلیسا کی اصلاحی تنظیم کو جسے 'داخلی مشن' کو اپنے ہی گھر میں کلیسا اور مسجد کی باہمی مخالفت کی شکل میں نئی سرگرمی اور جدوجہد کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ وہ ممالک جن میں ہم اپنے مناد بھیجا کرتے تھے اب جواباً ہمارے ہاں مناد بھیج رہے ہیں اور ہمارا قرض چکانے پر تُل گئے ہیں۔ یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ اب حالات بدلے ہوئے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس غیر ملکی مذہب اور اس کی تعلیم کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا جو دیگر مذاہب کے ساتھ روا رکھا جاتا ہے۔ کیونکہ ڈنمارک میں مکمل مذہبی آزادی ہے۔ البتہ یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ اس غیر ملکی مذہب کے بارہ میں عوام کا ردّ عمل کیا ہوگا؟ یہ امر محتاج بیان نہیں کہ ڈنمارک میں بڑی تیزی سے مسلمانوں کی ایک جماعت معرض وجود میں آچکی ہے **اور جس رفتار سے مسجد کی تعمیر عمل میں آئی ہے وہ اس امر کا آئینہ دار ہے کہ ڈنمارک کی مسلم تحریک کے پیچھے پرعزم اور فعال دماغ کار فرما ہیں۔** اس بات کو بھی تو کوئی بھی تسلیم نہیں کرے گا کہ سارا ڈنمارک حلقہ بگوش اسلام ہو جائے گا۔ لیکن کوپن ہیگن کے علاقہ وی ڈورا میں جس سرگرمی کا ثبوت منظر عام پر آیا ہے وہ اپنی وسعت کے لحاظ سے اس نوعیت کی ہے کہ کلیسا اس مؤقف کا سہارا نہیں لے سکتا کہ گویا کچھ ہوا ہی نہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ ڈنمارک جو پہلے بیرونی دنیا میں عیسائی مناد بھیجا کرتا تھا اب خود تبلیغی سرگرمیوں کی آماجگاہ بن گیا ہے۔ یہ صورت حال ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے اور اس چیلنج کو بہر حال قبول کرنا ہوگا"۔

کلیسیا کی طرف سے مخالفت کا آغاز

تقریب افتتاح مسجد کا پہلا ردّ عمل یہ ہوا کہ عیسائی حلقے مسجد کی مقبولیت دیکھ کر کھلم کھلا مخالفت پر اتر آئے اور اخبارات میں مخالف مضامین کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا۔ ایک پادری نے واضح طور پر اخبار میں لکھا کہ ڈنمارک کی تاریخ کا بدترین دن وہ تھا جس دن "نصرت جہاں" مسجد کا افتتاح کیا گیا۔ اور مَیں ایک عیسائی پادری کی حیثیت سے اس مسجد کا ہرگز روادار نہیں ہو سکتا۔ یہ سلسلہ اتنا وسیع تھا کہ بعض اخبارات نے لکھا کہ پادریوں نے مسجد کے خلاف "جہاد" کا اعلان کر دیا ہے۔ بہت سے لوگوں نے احمدیہ مشن کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔ جب انہوں نے محسوس کیا کہ اس سے تو بجائے نفرت کے لوگوں کے دلوں میں اسلام کے حق میں ہمدردی پیدا ہو رہی ہے تو انہوں نے مسجد کے ساتھ ایک چرچ میں ڈنمارک کے مشہور پادری کی (جو مشرق وسطی میں مبلغ رہ چکے تھے) تقریر کروائی۔ پادری صاحب نے کہا مَیں اسلام کا خیر مقدم تو کرتا ہوں مگر ایسے اسلام کا جو جمہور کا اسلام ہے۔ جن کے نزدیک اسلام یہ سکھاتا ہے کہ منکرین جب تک اسلام قبول نہیں کرتے ان کے خلاف علَم جہاد بلند کرو اور ان کی گردنیں کاٹ دو۔ یہ

باقی صفحہ نمبر ۴ پر ملاحظہ فرمائیں

TOWNHEAD PHARMACY
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS NEEDS
☆......☆......☆
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

احمدیت کا پیدا کردہ روحانی انقلاب

آج احمدیت کو چھوڑ کر کونسی جماعت اور افراد ہیں جو زندہ خدا کے وصل کے دعویدار ہیں

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد (خلیفۃ المسیح الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(ذیل میں ہم حضور ایدہ اللہ کا ایک پرانا مضمون شائع کرنے کی سعادت پا رہے ہیں جو اس وقت کا تحریر فرمودہ ہے جب آپ مجلس خدام الاحمدیہ کے صدر تھے۔ یہ مضمون اُس وقت سوونئر مجلس خدام الاحمدیہ کراچی میں شائع ہوا۔)

عموماً جماعت احمدیہ سے غیر از جماعت مسلمان یہ سوال کرتے ہیں کہ احمدیت نے دنیا کو کیا دیا؟ ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ اگر تو احمدیت نے اسلام میں کچھ تبدیلیاں کر دی ہیں اور دین محمد ﷺ کو بدل کر پیش کیا ہے تو ہمیں اس نئے مذہب سے بالکل دلچسپی نہیں کیونکہ یہ تو ایک کھلی کھلی گمراہی ہے۔ لیکن اگر احمدیت نے ہمیں وہی دین اسلام دیا جو پہلے ہی سے ہمارے پاس موجود تھا تو پھر احمدیت کو قبول کرنے یا نہ کرنے سے کیا فرق پڑتا ہے۔

اس سوال کے پہلے حصہ کا جواب تو یہ ہے کہ احمدیت نے دنیا کو اسلام یعنی حقیقی اسلام کے سوا کچھ اور نہیں دیا اور ایک شعشہ بھی دین محمد ﷺ میں تبدیلی نہیں کی۔ اور دوسرے حصہ کا جواب مختصراً یہ ہے کہ احمدیت نے دنیا کو دیا تو فقط اسلام ہی۔ لیکن وہ رائج الوقت اسلام نہیں دیا جو فرقہ در فرقہ بہتر (۷۲) مختلف اور متزاد عقائد اور طریقوں پر مشتمل تھا۔ بلکہ وہ اسلام دیا جو ایک دین واحد کے طور پر آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا اور ظاہر ہے کہ اول الذکر کو مؤخر الذکر سے کوئی نسبت نہیں۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ ظہور احمدیت کے وقت اگرچہ یہ درست ہے کہ بظاہر اسلام کا خدا بھی وہی اور کتاب بھی وہی اور رسول بھی وہی۔ لیکن مرور زمانہ نے نظروں میں کچھ ایسی کجی پیدا کر دی تھی کہ اب نہ تو خدا وہ خدا تھا، نہ کتاب وہ کتاب اور نہ رسول وہ رسول۔ نام میں کوئی تبدیلی نہیں تھی لیکن تصور بدل چکے تھے۔ اسلام کا جو چہرہ دنیا کے سامنے پیش کیا جا رہا تھا یہ وہ چہرہ نہ تھا جو محمد عربی ﷺ کے اسلام کا چہرہ تھا بلکہ ایک بگڑا ہوا غبار آلود چہرہ تھا جسے اس حسن سے کوئی نسبت نہ تھی۔ غیروں کا تو کیا ذکر خود اپنوں ہی کی دست درازی کی کہانی طویل اور دردناک ہے۔ اسلام کے بنیادی تصورات اور عقائد ایک ایک کر کے تبدیل کر دئے گئے۔ انبیاء گزشتہ کے تصور بھی بگاڑ دئے گئے۔ لغو اور ناپاک کہانیاں ان کی طرف منسوب کی جانے لگیں۔ فرشتوں کے وجود کو بھی من گھڑت قصوں کا وجود بنا دیا گیا۔ توحید خالص اسلام میں باقی نہ رہی اور شرک عام ہو گیا۔ ایک طرف تو خدا تعالیٰ کی طاقتوں میں کمی کی جانے لگی اور اس کی قوت تکلم اس سے چھین لی گئی۔ دوسری طرف ناچیز انسانوں کو بھی انہی صفات سے متصف کیا جانے لگا۔ اور مُردوں کو زندہ کرنے کی طاقتیں ان کی طرف منسوب کی جانے لگیں۔ ایسے پیر ظاہر ہونے لگے جو نعوذ باللہ جسے چاہتے لڑکیاں عطا کرتے تھے اور جسے چاہتے لڑکے عطا کرتے تھے۔ پھر اگر چاہتے تھے تو کسی کو دونوں سے نوازتے تھے اور اگر کچھ عطا نہ ہوتا تو اسے بانجھ رہنے کا اذن دیتے تھے۔ نعوذ باللہ۔ خدا صفت یہ پیر پیدا ہوئے اور مر بھی گئے لیکن بعض مسلمانوں کے تصور میں ان کی یہ ایسی صفات زندہ رہیں اور آج بھی ان کی قبریں حاجت مندوں کی زیارت گاہ بنی ہوئی ہیں۔ قدرت کے وہ کھیل جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں خدا اور صرف خدا دکھا سکتا تھا اب سینکڑوں اور ہزاروں قبریں اور زیارتگاہیں ان کے زعم میں وہ کھیل دکھا رہی ہیں۔ وہ جبینیں جو خدا تعالیٰ کے سوا کسی کے سامنے جھکنا نہ جانتی تھیں آج گلی سڑی ہڈیوں کے ڈھانچوں کے سامنے سجدے کرنے لگیں اور یہ سب کچھ ہوا اور اسلام اور روحانیت کے نام پر ہوا۔ پس یہ کیسا عجیب زمانہ تھا کہ روحانیت اور شرک کے درمیان جو کبھی ایک گھاٹ پانی نہ پیتے تھے آج چولی دامن کا ساتھ ہو گیا۔ سینکڑوں قسم کی دوسری خرابیوں اور فسق و فجور نے مسلمانوں کو گھیر رکھا تھا۔ وحدت ملّی نام کو باقی نہ تھی اور اوج ثریا سے گری ہوئی قوم ایک چینی کے برتن کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو چکی تھی۔ دوسری طرف دشمن اقوام اس پر حملہ آور تھیں۔

ان خطرناک ایام میں احمدیت کا ظہور ہوا اور قادیان کی گمنام بستی سے وہ شعاع نور پھوٹی جس نے رفتہ رفتہ کل عالم کو نورِ محمدیؐ سے بھر دینا تھا۔ احمدیت اس لئے نہیں آئی کہ دنیا کو نیا اسلام دے بلکہ وہ تمام نئے اسلاموں کو مٹا کر حقیقی دین محمدیؐ کو قائم کرنا چاہتی تھی۔ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مہدی و مسیح بنا کر بھیجا تاکہ وہ حقیقی اسلام قائم کرے اور اسلام کی دشمن اقوام کو ختم کرے۔ احمدیت نے شرک کی بیخ کنی کی اور توحید خالص کو دنیا میں قائم کیا اور دنیا سے فاسد اور بدعقائد اور رسومات کو ختم کیا۔ احمدیت نے جو روحانی انقلاب برپا کیا اس کی تفصیل پیش کرنا مشکل ہے لیکن بعض بنیادی عقائد میں اس کی اصلاح کا مختصر جائزہ درج ذیل ہے۔

(۱)...... سب سے پہلے خدا تعالیٰ کے تصور کو لیجئے جو روحانیت کا مرکزی نقطہ ہے اور جس پر یقین کامل کے بغیر مذاہب بالکل بے حقیقت ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اسلام نے خدا تعالیٰ کو ایسی زندہ حقیقت کے طور پر پیش کیا تھا جس کا دیدار اس دنیا میں ممکن ہے اور یہ دعویٰ کیا کہ خدا تعالیٰ اپنے مخلص بندوں کی پکار کو صرف سنتا ہی نہیں بلکہ اس کا جواب بھی دیتا ہے۔ بشرطیکہ کمال خلوص کے ساتھ وہ پکاریں۔ چنانچہ فرمایا:

﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ. اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾۔ اور جب میرے بندے میرے متعلق تجھ سے دریافت کریں ان سے کہہ دے کہ مَیں قریب ہوں اور مَیں ہر پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں"۔

لیکن افسوس جب مسلمان تنزل اور پستی کے دور میں داخل ہوئے تو قرآن کریم کے اس کھلے اعلان کے باوجود بقاء الٰہی اور وصل الٰہی کے منکر ہو گئے اور جس تصور میں اسلام کے حُسن کی جان تھی اس تصور کو مسخ کر دیا اور اسے صرف افسانہ بنا دیا اور خدا تعالیٰ کی صفت تکلم کا انکار کر دیا۔ اسی طرح مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی پیدا ہوئے جنہوں نے دعا کی افادیت کا انکار کر دیا۔ تب ایسی مایوسی کے دور میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی یہ آواز بلند ہوئی ۔

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

آپ نے اس کے متعلق صرف نظریاتی دلائل ہی پیش نہیں کئے بلکہ اپنے وجود کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ چنانچہ حضور کے اس اعلان کا ہی اثر تھا کہ ہزارہا افراد لقاء اللہ کے چشمہ سے سیراب ہوئے۔

پس احمدیت نے جو سب سے بڑا فیض دنیا کو دیا وہ یہی لقاء اللہ کا فیض تھا۔ آج احمدیت کو چھوڑ کر کونسی جماعت اور افراد ہیں جو زندہ خدا کے وصل کے دعویدار ہیں اور رب العباد کو پورے وثوق اور یقین سے پیش کر سکتے ہیں۔

(۲)...... خدا تعالیٰ کے بعد سیدنا آنحضرت ﷺ کا مقام ہے جن پر کامل اور پر خلوص ایمان کے بغیر نجات ممکن نہیں۔ لیکن افسوس کہ مسلمانوں کے بدلتے ہوئے عقائد نے حضور کے ارفع مقام کو بھی کامل نہ رہنے دیا۔ قرآن کریم سے ثابت کہ حضور علیہ السلام کا سب سے بڑا مقام جس میں کوئی دوسرا آپ کا شریک نہیں، مقام خاتم النبیین ہے۔ خاتم کے بہت سے معانی ہیں لیکن اگر اسے بطور ختم کرنے والا لیا جائے تو ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ دو ہی طریقوں پر سب نبیوں کو ختم فرما سکتے تھے۔ اول ظاہری معنوں میں یعنی حضورؐ کی بعثت کے بعد ہر وہ نبی جو زندہ ہوتا اس دار فانی سے کوچ کر جاتا۔ دوسرے روحانی معنوں میں اس طرح کہ آپ جملہ انبیاء سابقہ کے روحانی فیضان کو ہمیشہ کے لئے ختم فرما دیتے اور کسی گزشتہ نبی کی قوت قدسیہ سے کوئی فرد بشر کوئی روحانی فیضان حاصل نہ کر سکتا اور صرف آنحضرت ﷺ کے دست نگر ہو جاتے۔ لیکن افسوس مسلمانوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے اور پھر امت محمدیہ میں نازل ہونے کے متعلق جو عقیدہ گھڑ رکھا تھا وہ ان ہر دو معنی میں آیت خاتم النبیین کی تکذیب کرنے والا تھا۔ کیونکہ اس سے تو یہ ثابت ہوتا تھا کہ حضور علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ظاہری و باطنی دونوں لحاظ سے ختم نہ فرما سکے کیونکہ وہ بقول ان کے آج تک زندہ ہیں اور پھر آخری زمانہ میں جب اس امت کو ہولناک خطرات کا سامنا کرنا تھا تو اس دور میں بھی اس امت کی نجات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دم قدم سے وابستہ تھی۔ اس عقیدہ سے کیسی کاری ضرب حضور کی خاتمیت پر لگتی ہے۔

احمدیت نے اس سراسر غیر اسلامی اور حضور علیہ السلام کی شان میں سخت گستاخانہ عقیدہ کے خلاف عالمگیر سطح پر شاندار جہاد کیا۔ اور قرآن و سنت سے ثابت کر دیا کہ مسیح ناصری فوت ہو چکے ہیں اور جس مسیح کے آنے کی امت محمدیہ کو خوشخبری دی گئی تھی وہ غلامان محمد ﷺ میں سے ہی ایک فرد تھا جسے اس کی بعض مسیح اسرائیلی سے مشابہات کی بنا پر مسیح کا خطاب دیا گیا۔ حیات مسیح کے عقیدہ سے اسلام اور حضور علیہ السلام کی کیسی گستاخی لازم آتی تھی احمدیت نے اس غلط عقیدہ سے امت محمدیہ کو نجات دلائی اور خوب دنیا پر واضح کر دیا کہ امت محمدیہ کو اپنی اصلاح کے لئے کسی غیر نبی کی احتیاج نہیں بلکہ دوسری امتیں اپنی اصلاح کے لئے امت محمدیہ کی محتاج ہیں۔ احمدیت نے دنیا کو بتا دیا کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت سے قبل تمام انبیاء کا فیض ختم ہو چکا ہے حتی کہ وہ اپنی امتوں کو بھی کوئی فیض روحانی نہیں پہنچا سکتے کجا یہ کہ وہ حضرت احمد عربی ﷺ کی امت پر کوئی احسان کر سکیں۔ بلکہ امت عیسوی خود اپنی نجات کے لئے غلامانِ محمد ﷺ کی محتاج ہے۔ پس:۔

برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

(۳)...... قرآن کریم ہر شک سے بالا اور خدا تعالیٰ کی وہ غیر مبدل اور محفوظ کتاب ہے جو تمام بنی نوع انسان کی آخری ہدایت کے لئے رسول اکرم ﷺ پر نازل ہوئی۔ اس کا کوئی شعشہ اور ایک نقطہ بھی ٹل اور بدل نہیں سکتا لیکن گزرتے ہوئے وقت نے اس لاریب اور بیّن کتاب کو بھی شکوک سے بھر دینے کی کوشش کی۔ غیروں نے جو حملے کئے ان کا ذکر تو الگ ہے۔ خود مسلمانوں میں رفتہ رفتہ یہ مہلک خیال پیدا ہو گیا کہ قرآن کریم کی بعض آیات بعض دوسری آیات کے ذریعہ منسوخ ہو چکی ہیں۔ بعض مفسرین قرآن ان منسوخ شدہ آیات کی تعداد پانچ صد بتانے لگے۔ ظاہر ہے کہ یہ عقیدہ جس کی قرآن میں کوئی بنیاد نہیں قرآن کریم پر ایک سخت خطرناک حملہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ چونکہ جونہی تسلیم کیا جائے کہ قرآن کریم میں بعض منسوخ شدہ آیات موجود ہیں معاً سارا قرآن مشکوک ہو کر رہ جاتا ہے جس کی آیات آئے دن نسخ کا شکار ہوتی رہیں گی۔ حالانکہ قرآن مجید کی ابتداء ہی ان آیات سے ہوتی ہے ﴿ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَارَيْبَ فِيْهِ﴾ یہ ایسی کتاب ہے جو شک سے پاک ہے۔ احمدیت نے آکر اس داغ کو بھی دھویا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اس غیر مبدل کتاب کا ایک نقطہ اور شعشہ بھی قیامت تک منسوخ نہیں ہو سکتا۔

دیکھئے اسلام کا خدا تو وہی خدا تھا، رسول بھی وہی تھا اور کتاب بھی وہی تھی۔ پھر کیا انسانی دستبرد نے ان تینوں ازلی حقیقتوں کے تصورات تبدیل نہیں کر دئے تھے۔ تب اُس خدا نے جس نے دین اسلام کی حفاظت کا وعدہ فرمایا تھا احمدیت کو قائم فرمایا اور غلامان محمد ﷺ میں سے ہی اس بطل جلیل کو مبعوث فرمایا اور اسلام کا چہرہ پھر نکھر کر دنیا کے سامنے آگیا۔ یہ تو صرف چند مثالیں پیش کی گئی ہیں ورنہ اعتقادی خرابیاں جو رفتہ رفتہ مسلمانوں میں داخل ہو گئیں اور احمدیت نے آکر ان کی اصلاح کی اور بھی بہت سی ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے نہ صرف نظریاتی رنگ میں ہی غلط عقائد کی تصحیح فرمائی بلکہ خلافت جیسا بابرکت نظام بھی عطا فرمایا جو عملی رنگ میں اسلام کی عالمگیر اشاعت اور تبلیغ کے کام کو قیامت تک جاری رکھنے کا مؤثر ذریعہ ہے۔

☆......☆......☆

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت اور رسائل بھجوانے کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ (براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں):-

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY, LONDON SW18 4AJ U.K.

اخبار "الفضل انٹرنیشنل" کا انٹرنیٹ ایڈیشن جماعت کی مرکزی ویب سائٹ "alislam.org" پر مہیا ہے۔ "الفضل ڈائجسٹ" (سالِ اوّل) کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت حسان بن ثابتؓ

حضرت حسان کو ادب کی اصطلاح میں مخضرمی شاعر کہتے ہیں۔ یعنی ایسا شاعر جس نے جاہلیت کے زمانہ میں اور پھر اسلام کی آمد کے بعد بھی عمدہ اشعار کہے۔ آپکا لقب ہے "اَشْعَرُ شُعَرَاءِ الْمُخَضْرَمِیْن" (یعنی مخضرمی شعراء میں سے سب سے بڑا شاعر)۔

آپ مدینہ میں آباد بنونجار کے قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے تھے۔ نسب نامہ یوں تھا: حسان بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو۔ والدہ کا نام فریعہ تھا۔ جو کنیت مشہور ہوئی وہ ابوولید ہے۔ آپ کے بارہ میں مکرم ظہور الٰہی توقیر صاحب کا ایک مضمون ماہنامہ "خالد" نومبر ۲۰۰۱ء میں شامل اشاعت ہے۔

آپ کی عمر ابھی سات آٹھ برس تھی کہ ایک یہودی نے اہل مدینہ کو مخاطب کرکے ایک ستارہ کی طرف اشارہ کیا اور بتایا کہ اس ستارہ کے طلوع ہونے کا مطلب ہے کہ احمد (ﷺ) پیدا ہوگئے ہیں۔ حضرت حسان نے بہت لمبی عمر پائی۔ کئی پشتوں سے آپ کے آباء و اجداد بھی لمبی عمریں پاتے رہے تھے۔ حضرت حسانؓ کی وفات معاویہؓ کے زمانہ میں ۵۴ھ میں قریباً ایک سو بیس برس کی عمر میں ہوئی۔ آخری عمر تک آپ کے حواس اور عقل و فکر درست تھے لیکن جسم کی کمزوری کے علاوہ بصارت سے بھی محروم ہوگئے تھے۔

حضرت حسان وہ خوش نصیب شاعر ہیں جنہیں شاعر النبی ﷺ ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ آنحضور ﷺ نے آپؓ سے فرمایا: اے حسان! تُو قریش کی ہجو کر، جبریل تیرے ساتھ ہوگا۔ اے اللہ! تُو حسان کی روح القدس کے ذریعہ مدد کر۔

نبی کریم ﷺ مسجد میں آپؓ کے لئے منبر رکھواتے اور فرماتے "حسان! ان کو میری طرف سے جواب دو" اور دعا کرتے کہ اے اللہ! روح القدس سے اس کی تائید کر۔

جب شروع میں کفار کی ہجو کا جواب دینے کا فیصلہ ہوا تو آنحضور ﷺ نے حضرت حسانؓ سے پوچھا کہ تم قریش کی ہجو کس طرح کروگے، مَیں بھی تو اُن میں سے ہوں۔ آپؓ نے فرمایا کہ حضور! مَیں آپ کو ان سے یوں الگ کرلوں گا جیسے گندھے ہوئے آٹے سے بال۔

حضرت حسانؓ کے شعر اتنے مؤثر ہوتے تھے کہ آپؓ کا ایک ہم عصر شاعر حُطیئہ کہتا ہے: "لوگو! انصار تک میری یہ بات پہنچادو کہ اُن کا شاعر عرب کا بہترین شاعر ہے"۔

آپؓ نبی کریم ﷺ کے ہم زلف تھے۔ حضرت ماریہ قبطیہؓ کی بہن سیرین آپؓ کے عقد میں آئیں جن کے بطن سے حضرت عبدالرحمٰن پیدا ہوئے۔

حضرت حسانؓ سے واقعہ افک کے موقع پر ایک لغزش بھی ہوئی۔ اس واقعہ کے بعد ایک بار حضرت عائشہؓ کے سامنے دو عورتوں نے حضرت حسانؓ کو برا بھلا کہا تو انہوں نے فرمایا کہ مَیں امید رکھتی ہوں کہ خدا حسانؓ کو جنت میں جگہ دے گا کیونکہ آپؓ نے اپنی زبان کے ذریعہ نبی کریم ﷺ کا دفاع کیا اور یہ شعر بھی تو کہا کہ "میرا باپ اور دادا اور میری عزت محمدؐ کی عزت کے سامنے ڈھال بن جائیں گے"۔

حضرت حسانؓ دل کے بہت کمزور تھے اور اسی وجہ سے کسی غزوہ میں شامل نہیں ہوسکے۔ جنگ احزاب کے موقع پر جب مستورات مدینہ کے ایک محفوظ مقام پر اکٹھی کردی گئیں تو ایک یہودی کو وہاں دیکھا گیا۔ آنحضور ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہؓ نے آپؓ سے کہا کہ اس یہودی کو مار دو۔ آپؓ نے انہیں جواب دیا کہ آپ کو معلوم ہے مَیں ایسا کام نہیں کرسکتا۔ پھر حضرت صفیہؓ نے چوب سے اس یہودی کو مار ڈالا اور حضرت حسانؓ سے فرمایا کہ اس کی زرہ اتار لاؤ۔ آپؓ نے کہا: مجھے اس کی ضرورت ہی نہیں۔

بہرحال اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر انصار نے آنحضور ﷺ کی جان و مال سے مدد کی تو حضرت حسانؓ نے شعر کے ذریعہ بھی بہت عظیم خدمت سرانجام دی۔ آپؓ کے دیوان میں کئی مرثیے موجود ہیں۔ ایسے ہی ایک مرثیہ میں ایک شعر ہے: "اے میرے آقا! تُو میری آنکھ کی پتلی تھا۔ تُو فوت ہوگیا تو میری آنکھیں جاتی رہیں۔ اب تیرے بغیر جو چاہے مرے، مجھے تو تیرا ہی غم تھا"۔

اس شعر کو ایک بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام ٹہلتے ہوئے گنگناتے جاتے تھے اور حضورؑ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ کسی نے گھبرا کر پوچھا کہ حضورؑ کو کیا صدمہ پہنچا ہے؟۔ حضورؑ نے یہ شعر پڑھ کر فرمایا: میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہورہی تھی کہ کاش یہ شعر میری زبان سے نکلتا!"۔

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۹؍اکتوبر ۲۰۰۱ء میں شامل اشاعت مکرم احسن اسماعیل صدیقی صاحب کی نعت سے چند اشعار ہدیہ قارئین ہیں:

کس کے حسنِ جانفزا سے جگمگائے شش جہات
کس کی آمد کی خوشی میں مسکرائی کائنات
کس سراپا نُور نے بخشی ستاروں کو ضیاء
کس سراپا خلق نے بخشا ہمیں ذوقِ حیات
کس کے دامانِ محبت سے ملا ہم کو سکوں
کس کے نقشِ پا نے دکھلائی ہمیں راہِ نجات
کس کی آمد ہے کہ احسنؔ گنگناتی ہے فضا
السلام والصلوٰۃ والسلام والصلوٰت

بدھ مت اور اس کے بانی

گوتم بدھ ۵۶۳ قبل مسیح میں جنوبی نیپال میں ہمالیہ کے دامن میں لمبینی کے مقام پر پیدا ہوئے۔ آپ کا ذاتی نام سدھارتھ اور خاندانی نام گوتم تھا۔ بدھ کا لقب عالم فاضل ہونے کی وجہ سے دیا گیا۔ سنسکرت میں بدھ کے معانی عارف اور نُور کے ہیں۔ آپ کے والد سدھونا ایک چھوٹی سی مملکت کے راجہ تھے۔ آپ کی والدہ مایا آپ کی پیدائش کے ساتویں روز وفات پاگئیں تو آپ کی پرورش کا فریضہ آپ کی خالہ نے لے لیا جو آپ کے والد سے بیاہی گئیں۔ گوتم بدھ کے حالات اور بدھ مت کے بنیادی عقائد کے بارہ میں ایک مضمون مکرم محمد احمد فہیم صاحب کے قلم سے ماہنامہ "انصاراللہ" نومبر ۲۰۰۱ء میں شامل اشاعت ہے۔

گوتم کے والد کو ایک سادھو نے بتایا تھا کہ اگر یہ لڑکا گھر سے باہر نہ نکلے تو ایک بڑا بادشاہ بنے گا ورنہ جنگلوں کی خاک چھانے گا اور ایک عظیم روحانی راہنما ہوگا۔ چنانچہ راجہ نے ایک بڑے محل میں آپ کے لئے سامان آسائش مہیا کئے۔ سولہ سال کی عمر میں آپ کی شادی ایک قریبی راجہ کی بیٹی یشودھرا سے کردی گئی۔ بدھ اپنے محل سے چار مرتبہ باہر نکلے۔ ایک موقع پر آپ نے ایک ضعیف آدمی کو دیکھا، ایک بار ایک بیمار کو دیکھا اور ایک بار ایک جنازہ دیکھا۔ چوتھی بار ایک سادھو نظر آیا۔ آپ کو خیال آیا کہ آپ بھی ضعیف، بیمار اور موت کا شکار ہوسکتے ہیں لیکن بہتر ہے کہ سادھو کے نقش قدم پر چلیں اور دل کا اطمینان حاصل کرلیں۔ چنانچہ ۲۹ سال کی عمر میں آپ نے جنگل کی راہ لی اور ایک برہمو استاد کی شاگردی حاصل کرلی لیکن شانتی نہ ملی تو پانچ برہمنوں کے ساتھ چل پڑے اور چھ برس مجاہدہ میں گزار دیئے حتی کہ پانچوں ساتھی بھی ساتھ چھوڑ کر چلے گئے۔ آپ اس نتیجہ پر پہنچے کہ اگر خواہشات سے نجات مل جائے تو سکون مل جائے گا۔ چنانچہ اس کی بنیاد پر آپ کو عرفان نصیب ہوا اور آپ نے تبلیغ شروع کردی۔ پانچوں سادھو آپکے عقیدتمند بن گئے اور اس طرح بدھ مت کا آغاز ہوا۔

گوتم بدھ اسّی برس کی عمر میں بنارس کے قریب ایک گاؤں "کسی نارا" میں انتقال کرگئے۔ آپ کو جلادیا گیا اور ہڈیوں کو دس مختلف مقامات پر دفن کرکے وہاں بڑے بڑے گنبد بنادیئے گئے جنہیں سٹوپا کہا جاتا ہے۔

گوتم بدھ توحید کے قائل تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: "یہ الزام جو بدھ خدا کا منکر ہے، یہ محض افتراء ہے۔ بلکہ بدھ ویدانت کا منکر ہے اور اُن جسمانی خداؤں کا منکر ہے جو ہندو مذہب میں بنائے گئے تھے"۔

گوتم بدھ نے اپنی تعلیم میں آٹھ باتوں پر عمل کی تلقین کی تھی یعنی علم، ارادہ، کلام، عمل، سلوک، جدوجہد، یادداشت اور غور و فکر۔ اسی سے یہ نتیجہ نکالا کہ شہری زندگی کو خیرباد کہہ کر تارک الدنیا ہوجایا جائے۔ چنانچہ ایسے راہب پیدا ہوئے جو تین کپڑوں میں سر اور داڑھی مونڈھ کر خوراک کے لئے بھیک مانگنے لگے۔ ان کو بھکشو کہا جاتا ہے۔

بدھ مت میں دو بڑے فرقے ہیں: مہایان اور ہنایان۔ مہایان سے مراد بڑی گاڑی ہے۔ اس فرقہ نے بدھ مت میں خدا کے تصور کو داخل کیا اور خدا کو "بدھستوا" کا نام دیا اور یہ عقیدہ بنایا کہ بدھستوا گوتم کے علاوہ اور صورتوں میں بھی آتا رہا ہے۔ نیپال، تبت، چین، منچوریا، کوریا، منگولیا اور جاپان میں اس نظریہ کو مقبولیت حاصل ہوئی۔ چین میں اس فرقہ نے تاؤازم اور کنفیوشس ازم کے ساتھ اشتراک کرلیا۔ چینی راہب عموماً نچلے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں، ان کو بچپن سے خانقاہوں میں داخل کرکے بدھ مت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ یہ لوگ سر مونڈھ کر اور پیلے رنگ کا لباس پہن کر جلوس کی صورت میں خیرات مانگنے نکلتے ہیں۔

دوسرا فرقہ ہنایان کہلاتا ہے جس کا مطلب ہے چھوٹی گاڑی۔ یہ قدامت پسند فرقہ ہے اور برما، سری لنکا اور سیام وغیرہ میں پھیلا ہوا ہے۔ اس میں کسی حد تک گوتم کی تعلیمات برقرار رہیں تاہم اب بت پرستی بھی شامل ہوگئی ہے۔ اس مذہب کی نمایاں خصوصیت سادگی ہے۔ ان کی مذہبی کتاب پالی زبان میں ہے۔

ابتدا میں گوتم بدھ کی تعلیمات سینہ بہ سینہ چلتی رہیں۔ آپ کی وفات کے بعد انہیں کتابوں کی صورت میں مدوّن کیا گیا۔ چنانچہ ہندو بادشاہ اشوک نے جب یہ مذہب قبول کرلیا تو ۲۴۲ ق م میں اُس نے بدھ کے فلسفیانہ اقوال کو ضبط تحریر میں لانے کا حکم دیا۔ چنانچہ کتاب "تری پٹاک" وجود میں آئی جو تین حصوں میں لکھی گئی۔ پھر ایک اور کتاب بھی لکھی گئی جس میں تعلیم کا خلاصہ بیان کیا گیا۔

بدھ مت کا عروج چھٹی سے آٹھویں صدی عیسوی میں ہوا۔ پھر ہندوستان کے ایک برہمن کماریل بھٹ نے تحریک کا آغاز کیا جس کے ساتھ بدھ مت کے متبعین پر مظالم کا دور شروع ہوا۔ بعد ازاں اکثر نے عیسائیت یا اسلام قبول کرلیا لیکن آج بھی بدھ مت دنیا کی آبادی کا گیارہ فیصد ہیں جن میں برما اور تھائی لینڈ میں ۹۰ فیصد، سری لنکا اور جاپان میں ۶۰ فیصد، چین میں ۱۷ فیصد، بنگلہ دیش اور ہندوستان میں ۱۰ فیصد ہیں۔ دیگر ایشیائی ممالک کے علاوہ کچھ تعداد یورپ اور امریکہ میں بھی آباد ہے۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

19/07/2002 – 25/07/2002

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Friday 19TH July 2002
19 Wafa 1381
08 Jumadi-al-Awal 1423

00.05	Tilaawat, Dars-e-Hadith, News
01.00	Yassarnal Quran No. 25 With Qaari Muhammad Ashiq Sb. Presentation MTA Pakistan
01.30	Majlis Irfaan: Rec.08.09.00 With Urdu Speaking Friends
02.30	MTA Sports: All Rabwah table tennis singles tournement.
03:05	Around The Globe: Documentary about Big Air Show. Presentation MTA USA
04.05	Seerat-un-Nabi (SAW): Host: Saud A. Khan Sb.
04.55	Homoeopathy Class: No.85
06.05	Tilaawat, MTA International News
06.30	Liqaa Ma'al Arab: Session No.190 Rec.01.08.96
07.35	Siraiki Service: A discussion in Siraiki on the topic of Seerat-un-Nabi (saw).Prog. No.8 Hosted by Jamal-ud-Din Shams.
08.40	Majlis Irfaan: ®
09.40	Taa'ruf: Interview with Mirza Muzaffar Ahmad Sb.
10.20	Indonesian Service: Various Items
11.15	Seerat-un-Nabi (SAW) : ®
12.00	Friday Sermon: Live
13:05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, News
14.00	Bangla Mulaaqaat: Rec.09.07.02
15.05	Friday Sermon: Rec.19.07.02 ®
16.05	Yassarnal Quran: No 25 ®
16.30	French Service: Various Items in French
17.30	German Service: Various Items in German
18.35	Liqaa Ma'al Arab: No.190 ®
19.40	Arabic Service: Various Items in Arabic
20.40	Majlis-e- Irfan:®
21.45	Friday Sermon: Rec 19.07.02 ®
22.45	Dars-e-Hadith.
22.55	Homeopathy Class No.85 ®

Saturday 20th July 2002
20 Wafa 1381
09 Jumadi-al-Awal 1423

00.05	Tilawat, News, Dars-e-Hadith
01.00	Yassarnal Quran No.25
01.25	Q/A Session: With English Speaking Friends Rec.20.04.97
02.40	Kehkashaan: Topic 'Ta'aluq-be-Allah' Host: Meer Anjum Parvez Sb.
03.15	Urdu Class: Lesson No.433 – Rec.20.11.98
04.30	Le Francais C'est Facile:
04.55	German Mulaaqaat: Rec.10.07.02
06.05	Tilawat, News,
06.30	Liqaa Ma'al Arab: Session No.191 Rec 06.08.96
07.35	French Service: Various Prog. In French
08.35	Dars-ul-Qur'an: Session No.24 Rec.18.02.96
10.20	Indonesian Service.
11.20	Kehkashaan: ®
12.05	Tilawat, Dars-e-Hadith, News
12.50	Urdu Class: Lesson No.433 ®
14.05	Bengali Shomprochar: Various Items
15.05	Children's Class: With Hazoor Rec 20.07.02
16.10	French Service: ®
17.10	German Service: Various Items in German
18.15	Liqaa Ma'al Arab: No. 191 ®
19.20	Arabic Service: Various Items in Arabic
20.20	Yassarnal Qur'an: ®
20.40	Q/A Session: ®
21.45	Children's Class: With Hazoor ®
22.45	German Mulaaqaat: Rec.10.07.02 ®

Sunday 21st July 2002
21 Wafa 1381
10 Jumadi-al-Awal 1423

00.05	Tilawat, Seerat-un-Nabi, News
01.00	Children's Class: With Hazoor Rec.31.03.01 – Part 2
01.30	Majlis Irfan : Rec.23.06.95
02.35	Discussion: The teaching and reading of the Holy Qur'an.
03.20	Friday Sermon: Rec.19.07.02 ®
04.20	MTA Travel: A Visit to Farnham, Tilford.
05.00	Lajna Mulaaqaat: Rec: 07.07.02
06.05	Tilawat, MTA International News
06.40	Liqaa Ma'al Arab: Session No.192 Rec.07.08.96
07.40	Spanish Service: F/S delivered by Huzoor With Spanish Translation Rec: 09.10.98
08.45	Moshaa'irah: An evening with various poets
09.30	Tehrik-e-Ahamdiyyat: A quiz pro. No.23
10.15	Indonesian Service.
11.15	Discussion Hosted by Muhammad Akseer Sb ®
12.05	Tilawat, Seerat Un Nabi (saw), News
13.00	Majlis-e-Irfaan : Rec.08.09.00
14.00	Bangla Shomprochar: Various Items
15.05	Lajna Mulaaqaat: Rec.07.07.02 ®
16.05	Friday Sermon: Rec 19.07.02. ®
17.05	German Service: Various Items
18.10	Liqaa Ma'al Arab: Session No.192 ®
19.10	Arabic Service: Various Items
20.10	Children's Class: Rec. 31.03.01 ®
20.40	Question and Answer: ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
21.50	Moshaa'irah: ®
22.35	Lajna Mulaaqaat: ®

Monday 22nd July 2002
22 Wafa 1381
11 Jumadi-al-Awal 1423

00.05	Tilawat, Dars-e-Malfoozat, News
01.00	Kudak: No.23 Presentation MTA Pakistan
01.15	Hikaayaate Shireen: Children's programme in Urdu language.
01.30	Q/A Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad & English speaking guests.
02.30	Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme
03.05	Urdu Class: Lesson No.434
04.30	Learning Chinese: Learn Chinese with Muhammad Usman Chou.
05.00	French Mulaqaat. Rec. 15.07.02
06.05	Tilawat, MTA International News.
06.30	Liqaa Ma'al Arab: Session No.193
07.30	Chinese Programme: Reading from the Chinese book 'Islam among Religions' by Muhammad Usman Chou.
08.10	Spotlight: Urdu speech by Ch. Muhammad Ali Sb. – Topic 'Bringing up children'
08.45	Q/A session. ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
09.50	Quiz Khutabaat-e-Imam: Quiz about the Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV
10.20	Indonesian service.
11.20	Safar Ham Nay Kiya: visit to 'Wadi Chitraal' In Pakistan.
12.05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, News
12.50	Urdu Class: No. 434 ®
14.05	Bangla Shomprochar
15.10	French Mulaqaat: ®
16.10	French Service
17.10	German Service
18.10	Liqaa Ma'al Arab: No.193 ®
19.10	Arabic Service.
20.10	Kudak: ®
20.30	Question and Answer Session: ®
21.40	Ruhaani Khazaa'en.
22.05	French Mulaqaat: ®
23.10	Safar Ham Nay Kiya: ®

Tuesday 23rd July 2002
23 Wafa 1381
12 Jumadi-al-Awal 1423

00.05	Tilawat, Dars-e-Hadith, News
00.55	Children's Corner: Waqfeen-e-Nau
01.25	Ilmi Khitabaat: Urdu Speech by Hadhrat Ch. Muhammad Zafrullah Khan. Topic 'The interest of Islam by the west' delivered at the occasion of Jalsa Salana, Rabwah, Pakistan in 1956.
02.40	Medical Matters: A discussion on 'Children's Health' – Host: Dr. Muzaffar Sharma
03.15	Around the Globe: A documentary in English about 'The Faces of Italy' Courtesy of MTA USA
04.15	Lajna Magazine: Programme No.22
05.05	Bengali Mulaaqaat: Rec.16.07.02
06.05	Tilawat, MTA International News
06.30	Liqaa Ma'al Arab: Session No.194 Rec. 13.08.96
07.35	MTA Sports: All Rabwah table tennis tournement.
08.00	Jalsa Salana 1984 – 2000: Highlights of Jalsa Salana Uk. Part 2
09.40	Dars-ul-Qur'an: Rec.09.02.96 - Class No.25
10.25	Indonesian Service.
11.25	Medical Matters : ®
12.05	Tilaawat, Dars-e-Hadith , MTA News .
12.55	Q/A Session: With English Speaking Friends
14.00	Bangla Shomprochar.
15.05	Friday Sermon: Rec.18.07.97
16.05	French Service:
17.00	German Service:
18.10	Liqaa Ma'al Arab: ®
19.15	Arabic Service.
20.15	Children's Corner: Waqfeen-e-Nau ®
20.45	Ilmi Khitaabaat: Jalsa Salana Rabwah, Pakistan in 1956. ®
22.00	Around The Globe: ®
22.30	From The Archives: F/S Rec.18.07.97

Wednesday 24th July 2002
24 Wafa 1381
12 Jumadi-al-Awal 1423

00.05	Tilaawat, History of Ahmadiyyat, News
01.00	Children's Corner: Guldastah No.42
01.30	Reply to Allegations: With Hazoor In Urdu – Rec.27.01.94
02.05	Spotlight: Speech by Waheed Ahmad Sb. on the occasion of Jalsa Yaum-e-Khilafat 'The background of the prophecy of Hadhrat Musleh Maud (RA) '
02.25	Hamaari Kaa'enaat: Prog. No.18 Topic ' Telescopes and rockets'
03.10	Urdu Class: With Hazoor. No. 435 Rec.25.11.98
04.25	Jalsa Salana highlights 1984-2000 – Part 2
05.00	Children's Mulaaqaat: Rec.06.09.00
06.05	Tilaawat, MTA News.
06.35	Liqaa Ma'al Arab: Session No.195 Rec: 14.08.96
07.40	Swahili Service: F/S Rec:14.11.97 in Swahili Language.
08.40	Jalsa Salana UK 1984-2000. Highlights of Jalsa salana UK. Part 3.
09.15	Reply to Allegations ®
10.05	Spotlight: A speech by Rizwan Ahmad on the topic: 'Seerat Hadhrat Khalifatul Masih IV Hadhrat Masih Maud (AS) I (ra).' At the occasion of Jalsa Yaum-e-Khilafat.
10.15	Indonesian Service.
11.15	Discussion: Memories of Jalsa Salana Rabwah –Part 1
12.05	Tilaawat, History of Ahmadiyyat, News
13.00	Urdu Class: ®
14.05	Bangla Shomprochar
15.10	Friday Sermon: Rec.24.07.98
16.05	French Mulaaqaat: Rec.07.05.01
17.05	German Service.
18.05	Liqaa Ma'al Arab:Session No.195 ®
19.10	Arabic Service: Various Items In Arabic
20.10	Guldastah: Programme No.42 ®
20.40	Reply to Allegations: ®
21.20	Discussion. ®
22.05	Hamaari Kaa'enaat: Programme No.17 ®
22.30	Mulaaqaat: ®
23.25	Jalsa Salana UK 1984-2000: ®

Thursday 25th July 2002
25 Wafa 1381
13 Jumadi-al-Awal 1423

00.05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, News
01.00	Children's Corner: An educational And entertaining programme, based on children's Waqifeen-e-Nau Syllabus.
01.30	Q/A Session: with Hazoor – Rec.27.04.97
02.30	MTA Lifestyle: Al'Maaidah cookery programme.
03.15	Canadian Horizon: Children's Class No.29 Presentation MTA Canada
04.25	Jalsa Salana UK 1984-2000: Highlights of Jalsa Salana UK Part 3.
04.55	Tarjumatul Quran Class: With Hazoor Class No.263
06.05	Tilawat, MTA International News.
06.25	Liqaa Ma'al Arab: Session No.196 Rec.15.08.96
07.30	Sindhi Service: F/S 27.06.97 at Bait-ur-Salam, Toronto, Canada, in Sindhi language.
09.00	Question & Answer Session: ®
10.00	Indonesian Service.
11.00	Jalsa Salana UK 2002: Inspection and Inauguration of Jalsa Salana duties by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad. Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at
13.05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, News
13.55	Bangla Shomprochar: Rec 27.09.96
15.00	Friday Sermon: Rec.16.07.99
16.00	French Service.
17.00	German Service.
18.05	Liqaa Ma'al Arab: Session No.196 ®
19.05	Arabic Service.
20.00	Jalsa Salana UK 2002: Inspection by Hazoor ®.
22.05	Discussion: Memories of Jalsa Salana Rabwah
23.05	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.263
23.30	Jalsa Salana UK 1984 – 2000: Highlights of Jalsa Salana UK – Part 4.

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8875 1285
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 Friday, July 19, 2002 Issue No. 29

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَاللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (التوبہ:۱۸)

تائیونی(جزائر فجی) میں احمدیہ مسجد 'بیت الجامع' کی تعمیر

مکرم منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر نے اس کا افتتاح فرمایا

(رپورٹ: طارق احمد رشید ۔مبلغ سلسلہ جزائر فجی)

جزیرہ تائیونی جزائر فجی کا تیسرا بڑا جزیرہ ہے۔ یہ وہ جزیرہ ہے جہاں سے ڈیٹ لائن گزرتی ہے اسی وجہ سے یہ جزیرہ دنیا کا کنارہ کہلاتا ہے اور ہر روز نیا طلوع ہونے والا سورج اسی جزیرہ سے سب سے پہلے دیکھا جاتا ہے۔ جزائر فجی میں جماعت احمدیہ کا قیام ۱۹۶۰ء میں ہوا اور جزیرہ تائیونی میں جماعت کا قیام ۱۹۶۲ء میں ہوا۔ ۱۹۶۲ء سے لے کر ۱۹۸۷ء تک جماعت احمدیہ تائیونی کے ممبران نماز و عیدین ایک عارضی سنٹر پر ادا کرتے رہے جو کہ ایک احمدی دوست کے گھر کے ساتھ بنایا گیا تھا۔ ۱۹۸۷ء میں جماعت احمدیہ فجی کو یہ توفیق ملی کہ انہوں نے ایک بلاک خریدا جس میں ایک تعمیر شدہ مکان بھی تھا اور یہ اللہ کے فضل سے جزیرہ کا مرکزی علاقہ ہے۔ اس وقت سے یہ مکان بطور مشن ہاؤس اور نماز سنٹر استعمال ہوتا رہا لیکن جگہ کی تنگی کے باعث ایک باقاعدہ مسجد کی تعمیر کی اشد ضرورت محسوس ہوتی تھی۔ ۱۹۹۹ء میں حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت مسجد کی تعمیر کی منظوری مرحمت فرمائی۔ تعمیر مسجد کے لئے جماعت احمدیہ فجی نے پورے اخلاص کے ساتھ مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا لیکن بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر تعمیر کا کام التوا میں پڑا رہا۔ گزشتہ سال (نومبر ۲۰۰۱ء) میں دوبارہ اس منصوبہ پر کام شروع ہوا۔ اللہ کے فضل سے جزائر فجی میں تعمیر ہونے والی یہ آٹھویں مسجد ہے۔

تعمیر مسجد

یہ مسجد خالصتاً وقار عمل اور وقف عارضی تحریک کے ذریعہ بنائی گئی ہے۔ فجی جماعت کے ہیڈ کوارٹر "صووا" کے ایک مخلص دوست مکرم ماسٹر محمد صادق حسین صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ٹیچر احمدیہ پرائمری نرسری سکول نے اپنے آپ کو دنیا کے اس کنارے پر تعمیر ہونے والی مسجد کے لئے پیش کیا اور عرصہ چار ماہ میں مقامی جماعت کے تعاون کے ساتھ اس مسجد کو مکمل کرنے کی سعادت پائی۔

سنگ بنیاد

اس مسجد کا سنگ بنیاد مکرم نعیم احمد محمود چیمہ صاحب امیر و مشنری انچارج فجی نے ۹رجنوری ۲۰۰۲ء کو رکھا۔ سنگ بنیاد کے موقعہ پر مقامی احباب جماعت کے علاوہ تائیونی جزیرہ کے غیر مسلم معززین بھی تشریف لائے۔ مکرم امیر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں اس مسجد کا نام تجویز فرمانے کی درخواست کی جس پر پیارے آقا ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت مسجد کا نام "بیت الجامع" عطا فرمایا۔

مسجد کا افتتاح

امسال مکرم و محترم نواب منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر ربوہ نے بطور نمائندہ خصوصی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ ماہ اپریل میں جزائر فجی کا دورہ فرمایا اور اس بابرکت دورہ کے دوران انہوں نے اس مسجد کا بھی افتتاح فرمایا۔ ان کے ہمراہ مکرم مولانا محمود احمد صاحب شاہد امیر و مبلغ انچارج آسٹریلیا بھی اس تقریب میں تشریف لائے۔

مورخہ ۲۲راپریل ۲۰۰۲ء کو مسجد بیت الجامع کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ اس تاریخی اور یادگار تقریب میں شامل ہونے کے لئے فجی کی تمام جماعتوں سے دو صد سے زائد خوش نصیب احمدی احباب شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر قریباً تین صد سے زائد غیر مسلم مقامی فجین مہمان بھی تشریف لائے جن میں حکومتی نمائندگان اور مذہبی راہنما بھی شامل تھے۔ افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اور اس کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاکیزہ کلام۔

ہے شکر رب عزوجل خارج از بیاں

پیش کیا گیا۔ اس پروقار تقریب میں جزیرہ تائیونی کے ہائی چیف راتو سیکیوسا لالم بلاؤ Ratu Sikiusa-lalabalavu بھی شامل ہوئے۔

افتتاح کے موقعہ پر اس پورے علاقے کے سب سے بڑے چیف کا تحریری پیغام ان کے بھائی راتو ٹیکو (Ratu Tiko) نے پڑھ کر سنایا۔ بڑے چیف جو کہ اس وقت منسٹر آف لینڈ ہیں اپنی سرکاری مصروفیات کے سبب نہ آسکے تھے۔ انہوں نے اپنے پیغام میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا اور جزیرہ تائیونی پر مسجد بنانے پر نہ صرف مبارکباد پیش کی بلکہ اپنے جزیرے پر احمدیت کا خیر مقدم کیا اور جماعت کے ماٹو:

"Love for all Hatred for None"

کو بھی خاص طور پر سراہا۔

ان کے پیغام کے بعد مکرم نواب منصور احمد خان صاحب اور ان کے ہمراہ راتو سیکیو سالالم بلادو

باقی صفحہ نمبر ۴ پر ملاحظہ فرمائیں

جماعت احمدیہ ٹانگا (تنزانیہ) میں

کے دوروزہ صوبائی تربیتی جلسہ کا کامیاب انعقاد

(مبارک محمود ۔مبلغ سلسلہ ٹانگا ۔تنزانیہ)

چند سال پہلے تک یہ خیال کیا جاتا تھا کہ دوسرے صوبوں کی نسبت ٹانگا کی سرزمین سخت اور بنجر ہے اور جماعت احمدیہ ابھی اس ریجن میں زیادہ نہیں پھیلے گی اور یہ حقیقت بھی ہے کہ صرف تین سال پہلے تک ٹانگا ریجن میں جماعت احمدیہ کی صرف ایک ہی مسجد تھی اور چند احمدی تھے۔ لیکن اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹانگا کی سرزمین نرم ہو چکی ہے۔ صرف چند سالوں میں ہی جماعت احمدیہ کو اس ریجن میں حیرت انگیز کامیابیاں ملی ہیں۔ اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹانگا ریجن میں جماعت احمدیہ کی پانچ مساجد مکمل ہو چکی ہیں اور دو کی تعمیر جاری ہے۔ بہت ساری جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ اس بات کا ایک اور ثبوت حال ہی میں منعقد ہونے والے ٹانگا ریجن کا پہلا صوبائی جلسہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی کامیاب رہا۔

صوبائی جلسہ

ٹانگا ریجن کا پہلا صوبائی جلسہ ۵،۶راپریل ۲۰۰۲ء بروز جمعہ اور ہفتہ ٹانگا شہر کی مسجد احسان میں منعقد ہوا۔ خاکسار مبارک محمود مبلغ سلسلہ اور مجلس عاملہ کے ممبران نے ایک ماہ قبل اس جلسے کی تیاری شروع کی۔ ایک دن قبل مسجد کو وسیع کرنے کے لئے خیمہ جات لگائے گئے اور اضافی لاؤڈ سپیکرز کا انتظام کیا گیا۔

یہ بارش کے دن تھے اور یہاں اکثر بارش موسلا دھار ہی ہوتی ہے۔ ۵راپریل بروز جمعہ صبح ہی صبح مختلف جماعتوں سے احمدی احباب مسجد احسان پہنچنا شروع ہو گئے تھے اور جمعہ سے قبل ٹانگا شہر کی مسجد بھر چکی تھی۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ملکی ہیڈ کوارٹر دارالسلام سے مکرم مظفر احمد صاحب درانی امیر و مبلغ انچارج تنزانیہ اور نیشنل عاملہ کے بعض ممبر بھی ہمارے اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ نماز جمعہ مکرم امیر صاحب نے پڑھائی اور خطبہ جمعہ میں نماز کی اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالی۔

پہلا اجلاس

کھانے کے وقفے کے بعد دوپہر تین بجے جلسہ کا پہلا اجلاس مکرم امیر صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد تین تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم بکر عبید کالوٹا، مبلغ سلسلہ عروشہ (Arusha) نے جماعت احمدیہ کی اہمیت کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر معلم عبداللہ حمیسی مبانگا نے کی۔ انہوں نے اس وقت کے مسلمانوں کی ایمان حالت اور جماعت احمدیہ کے پیش کردہ صحیح اور حقیقی اسلام پر روشنی ڈالی۔ تیسری تقریر مکرم عباس مکیپٹی، صدر جماعت احمدیہ ٹانگا نے "محمد ﷺ بائبل میں" کے موضوع پر کی۔ پہلے اجلاس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے Live خطبہ جمعہ کا سواحیلی میں ترجمہ سنایا گیا۔

تربیتی سیمینار

رات آٹھ بجے بعد نماز مغرب و عشاء، تربیتی سیمینار منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم عبدالرحمٰن عامے صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری نے کی۔ اس اجلاس میں سب سے پہلے تو بچوں اور بچیوں نے حفظ کردہ قرآن کریم کی سورتیں، احادیث اور مختلف دعائیں سنائیں۔ پھر نئے احمدیوں نے اپنے جماعت میں شامل ہونے کے واقعات بیان کئے اور آخر پر صدر اجلاس نے بعض تربیتی امور پر حاضرین کو توجہ دلائی۔

دوسرا دن

جلسے کے دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد باجماعت سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد معلم علی راشدی نے درس قرآن کریم دیا۔

دوسرے دن کا دوسرا اجلاس مکرم عبداللہ سالم سیف، سیکرٹری مال ٹانگا کی زیر صدارت صبح آٹھ بجے شروع ہوا۔ اس اجلاس میں بہت سے غیر از جماعت مسلمانوں اور عیسائیوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ تلاوت و نظم کے بعد سب سے پہلے معلم عبداللہ حمیسی مبانگا صاحب نے "وفات مسیح" پر آیات قرآنی اور احادیث کے حوالے سے سیر حاصل لیکچر دیا۔ پھر مکرم بکر عبید کالوٹا صاحب مبلغ سلسلہ عروشہ نے ختم نبوت اور فیضان نبوت پر

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔